﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :۔ نصیر احمد قمر

جلد 18 | جمعۃ المبارک 18 نومبر 2011ء | شمارہ 46

21 ذی الحجہ 1432 ہجری قمری ❁ 18 نبوت 1390 ہجری شمسی

سب سے زیادہ مظلوم

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اللہ کی راہ میں جتنا مجھے ڈرانے کی کوشش کی گئی کسی اور کیلئے ایسی کوشش نہیں ہوئی اور راہ مولیٰ میں جتنی اذیت مجھے دی گئی اتنی کسی اور کو نہیں دی گئی۔

(جامع ترمذی کتاب القیامۃ حدیث نمبر :2396)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ۔ستمبر 2011ء

اپنے وقت کو تقسیم کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کے لئے وقت نکالیں۔

——— (جامعہ احمدیہ کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست میں حضور کی اہم نصائح)

مساجد کی بنیاد کا اصل مقصد ایک خدا کی عبادت کے لئے ایک گھر کی تعمیر کرنا اور اس عمارت میں، اس گھر میں، عبادت کے لئے آنے والوں کا اپنے واحد خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایک ہوکر زندگیاں گزارنا ہے۔لیکن مساجد ہمیں یہ پیغام دیتی ہیں کہ تم وہ لوگ ہو جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بھی ہیں اور بندے کا حق ادا کرنے والے بھی ہیں۔پس یہ مسجد ہر لحاظ سے، ہر مذہب کے لوگوں کے لئے ایک حفاظت کا مینار اور سمبل(Symbol) بنے گی۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

——— (مسجد بیت الاحد Limburg کے سنگ بنیاد کی تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

اگرچہ مَیں خدا کا قائل نہیں ہوں لیکن آج جو باتیں خلیفۃ المسیح نے کی ہیں وہ سب سچی اور صحیح ہیں اور خدا کے وجود کا پتہ دیتی ہیں

——— (مسجد بیت الاحد Limburg کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل Limburg کے میئر کے نمائندہ کے حضور انور کے خطاب کے بعد تاثرات)

ایسوسی ایشن اگر اپنے ممبران سے مستقل رابطہ رکھے اور ممبران خود ایک جذبہ کے تحت اپنی اس درسگاہ کے تقدس کو سامنے رکھتے ہوئے اور اس کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنا حق ادا کرنے کی کوشش کریں تو احمدی بچوں کے لئے آپ بہت کچھ کرسکتے ہیں۔باہر آنے والے ربوہ شہر کے لئے یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی رونقوں کو دوبارہ قائم کرے، اِن درسگاہوں کو دوبارہ وہ مقام ملے۔آپ لوگ اپنی ایسوسی ایشن کو آرگنائز کرکے منصوبہ بندی کریں کہ کس حد تک آپ پاکستان کے غریب احمدی طلباء کی مدد کرسکتے ہیں، جن کو پڑھائی کے حق سے ہی محروم کیا جارہا ہے۔جو احمدی بچہ ہے اس کا talent ضائع نہیں ہونا چاہئے۔

یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ وہاں ایسا ماحول پیدا کرے کہ احمدی بچوں کو جو تعلیم حاصل کرنے کے مواقع ہیں وہ آسانی سے ہمیشہ مہیا ہوتے چلے جائیں۔ اور جو قانونی روکیں ہیں یا قانون کی آڑ میں جو ظالمانہ عمل ہیں حکومت اور ان کے کارندوں کے یا سکول چلانے والی انتظامیہ کے، ان کو بھی اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔

——— (تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اولڈ سٹوڈنٹس کی ایسوسی ایشن (جرمنی) کی سالانہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شمولیت اور خطاب)

(جرمنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

24 ستمبر 2011ء بروز ہفتہ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے بیت السبوح مسجد میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔امیر صاحب جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے دفتری ملاقات کی اور جماعت جرمنی کے مختلف معاملات، پروگرام اور امور پیش کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہدایات حاصل کیں۔یہ ملاقات ایک بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔

جامعہ احمدیہ کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نشست

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک مجلس تھی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو صادق احمد صاحب نے کی اور بعدازاں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

❁......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ جامعہ کے طلباء تفسیر صغیر کا مطالعہ بھی کرتے ہیں یا نہیں۔اس پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ اس طرح معیّن تو نہیں ہے لیکن جو استاد قرآن کریم کا ترجمہ پڑھاتے ہیں وہ تفسیر صغیر سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ترجمہ قرآن سے تیاری کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تفسیر صغیر میں تاریخی تحقیق کے نوٹس مل جاتے ہیں۔ان کا بھی طلباء کو علم ہونا چاہئے اور ان کا پتہ ہونا چاہئے۔گرائمر وغیرہ کے بارہ میں بھی نوٹس مل جاتے ہیں کہ بعض الفاظ کا جو خاص ترجمہ اختیار کیا گیا ہے وہ کس لئے کیا گیا ہے۔اس ترجمہ کی تائید میں جو ریفرنس ہے وہ نوٹ میں درج ہوتا ہے۔

❁......بعدازاں درجہ ثالثہ کے طالبعلم اسامہ احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی:

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مجھے ملے اور مجھ سے فرمایا: اے جابر کیا بات ہے، مَیں آپ کو پراگندہ حال دیکھتا ہوں۔مَیں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے باپ شہید ہوگئے ہیں اور بہت سا اہل وعیال اور قرض چھوڑ گئے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مَیں تمہیں اس بات کی خوشخبری نہ سناؤں جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے باپ سے ملاقات کی ہے۔حضرت جابرؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی کسی سے کلام نہیں کیا مگر پردے کے پیچھے سے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کے باپ کو زندہ کیا اور اس سے بے حجاب ہو کر کلام فرمایا اور کہا: اے میرے بندے! تم مجھ سے جو بھی مانگو مَیں تمہیں دُوں گا۔حضرت جابرؓ کے والد نے کہا اے میرے ربّ! تُو مجھے زندہ کر اور پھر دوبارہ مَیں تیرے دین کے رستے میں قتل کیا جاؤں۔اس پر اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا: مجھ سے یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ مُردے دنیا میں نہیں آسکتے۔

اس حدیث کے پیش ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تین طلباء سے دریافت فرمایا کہ اس حدیث میں کیا کیا باتیں بیان ہوئی ہیں۔

اس کے بعد عزیزم مرتضیٰ منان نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام

تیری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہر گز نہ تیرے در پر سے جائیں گے ہم

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

......بعد ازاں شاہد ریاض صاحب نے ''دورِ اوّلین میں قربانیوں کی داستان'' کے عنوان سے تقریر کی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے قربانیوں کے واقعات بیان کئے۔اور آخر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

''انہوں نے (یعنی کفار نے) دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدّت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر اِن شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔..........ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہے، بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی۔''

(روحانی خزائن۔جلد 17۔گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔صفحہ 5)

اس کے بعد منصور احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ

عِلمی مِنَ الرَّحمانِ ذِی الْاٰلاءِ   بِاللّٰہِ حُزتُ الفَضْلَ لَا بَدھَاءِ

سے منتخبہ چھ اشعار پیش کئے۔ان اشعار کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:

☆ میرا علم خدائے رحمٰن کی طرف سے ہے جو نعمتوں والا ہے۔مَیں نے خدا کے ذریعہ فضل الٰہی کو حاصل کیا ہے نہ کہ عقل کے ذریعہ۔

☆ ہم اس کے شکر کی منزلوں تک کیسے پہنچ سکتے ہیں کہ ہم اس کی ثنا کرتے ہیں اور ثنا کی طاقت نہیں۔

☆ خدا ہمارا مولیٰ ہے اور ہمارے کام کا متکفل ہے اس دنیا میں بھی اور فنا کے بعد بھی۔

☆ ہمارے لئے خوشخبری ہے کہ ہم نے مونس و غمخوار کو پا لیا ہے جو ربّ رحیم ہے اور غم و مصیبت کا دُور کرنے والا ہے۔

☆ انہوں نے مجھے ایذا دی اور گالیاں دیں اور کہا کہ یہ کافر ہے۔آج ہم ان کا قرضہ مع سود واپس کر رہے ہیں۔

☆ خدا کی قسم! ہم اس کے فضل سے مسلمان ہیں۔لیکن جہالت علماء پر سوار ہو گئی ہے۔

☆ اس کے بعد درجہ ثانیہ کے طالبعلم اسامہ احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابتلاء اور جانی قربانی کے حوالہ سے درج ذیل اقتباس پیش کیا۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''اصل میں ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔اگر انسان عمدہ عمدہ کھانے، گوشت پلاؤ اور طرح طرح کے آرام اور راحت میں زندگی بسر کر کے خدا تعالیٰ کو ملنے کی خواہش کرے تو یہ محال ہے۔بڑے بڑے زخموں اور سخت سے سخت ابتلاؤں کے بغیر انسان خدا تعالیٰ کو مل ہی نہیں سکتا۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَایُفْتَنُوْنَ (العنکبوت:3) غرض بغیر امتحان کے تو بات بنتی ہی نہیں اور پھر امتحان بھی ایسا جو کہ کمر کو توڑنے والا ہو۔ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑھ کر مشکل امتحان ہوا تھا جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ (الم نشرح:3-4) جب سخت ابتلا آئیں اور انسان خدا کے لئے صبر کرے تو پھر وہ ابتلا فرشتوں سے جا ملاتے ہیں۔انبیاء اسی واسطے زیادہ محبوب ہوتے ہیں کہ ان پر بڑے بڑے سخت ابتلا آتے ہیں اور وہ خود ہی ان کو خدا تعالیٰ سے جا ملاتے ہیں۔امام حسینؑ پر بھی ابتلا آئے اور سب صحابہ کے ساتھ یہی معاملہ ہوا کہ وہ سخت سے سخت امتحان میں ڈالے گئے۔گوشت اور پلاؤ کھانے سے اور آرام سے بیٹھ کر تسبیح پھیرتے رہنے سے خدا تعالیٰ کا ملنا محال ہے۔صحابہؓ کی تسبیح تو تلوار تھی۔اگر آجکل کے لوگوں کو کسی جگہ اشاعتِ اسلام کے واسطے باہر بھیجا جاوے تو دس دن کے بعد تو ضرور کہہ دیں گے کہ ہمارا گھر خالی پڑا ہے۔صحابہؓ کے زمانہ پر اگر غور کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ابتدا سے فیصلہ کر لیا ہوا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینی پڑ جائے تو پھر دے دیں گے۔انہوں نے تو خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنے کو قبول کیا ہوا تھا۔جتنے صحابہؓ جنگوں میں جاتے تھے کچھ تو شہید ہو جاتے تھے اور کچھ واپس آ جاتے تھے اور جو شہید ہو جاتے تھے ان کے اقرباء پھر اُن سے خوش ہوتے تھے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دی اور جو بچ آتے تھے وہ اس انتظار میں رہتے تھے اور شاکی رہتے کہ شاید ہم میں کوئی کمی نہ رہ گئی ہو جو ہم جنگ میں شہید نہیں ہوئے اور وہ اپنے ارادوں کو مضبوط رکھتے تھے اور خدا تعالیٰ کے لئے جان دینے کو تیار رہتے تھے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے: مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَمِنْھُم مَّن قَضٰی نَحْبَہُ وَمِنْھُم مَّن یَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِیْلاً (الاحزاب:24)۔

سب سے زیادہ تقویٰ پر قدم مارنے والی، استقامت اور رضا کے نمونے دکھانے والی تو ہماری جماعت ہی ہے مگر ان میں سے بھی ابھی بہت ایسے ہیں جو دنیا کے کیڑے ہیں اور ایسے موقعہ پر مَیں ایک شعر سنا دیتا ہوں کہ

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دُوں   ایں خیال است و محال است و جنوں

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 305)

......بعد ازاں محمود احمد صاحب نے ''دورِ آخر میں قربانیوں کی داستان'' کے عنوان پر تقریر کی۔اس کے بعد مرتضیٰ منان صاحب اور دو طلباء نے مل کر کورس کی صورت میں درج ذیل ترانہ پیش کیا:

خلافت کے امیں ہم ہیں امانت ہم سنبھالیں گے   جو نعمت چھن چکی پہلے وہ نعمت ہم سنبھالیں گے

......بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درجہ ثالثہ کے طلباء سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کونسا مضمون زیادہ پسند ہے۔ایک طالبعلم نے جواب دیا کہ قرآن کریم ہے اس کے بعد علم کلام ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ قرآن کریم کے ترجمہ میں سورۃ احزاب ہم نے ابھی ختم کی ہے اور ہم بائیسویں پارہ پر پہنچ گئے ہیں۔ہم اس وقت آٹھ مضامین پڑھ رہے ہیں۔

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پرنسپل صاحب جامعہ جرمنی سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ **تیسری کلاس میں طلباء کا رجحان نوٹ ہونا چاہئے۔** جب اساتذہ پڑھا رہے ہوتے ہیں اور جب سٹاف میٹنگ ہوتی ہے تو اس میں رجحان نوٹ کر رہے ہوتے ہیں کہ کس کس بچے کا کیا رجحان ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ رجحان نوٹ کرتے رہنا چاہئے۔ **پھر ان کے مضامین کے نمبرز بھی دیکھا کریں۔صرف زبانی ہی جائزہ نہ لیں۔**

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ جرمن زبان کس کی اچھی ہے۔اس پر پرنسپل صاحب نے بعض طلباء کے نام بتائے کہ ان کی جرمن زبان اچھی ہے۔

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بلغارین طالبعلم سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کی یہاں جامعہ کی لائبریری میں کوئی بلغارین اخبار یا رسالہ آتا ہے۔اس پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ جماعت کا جو رسالہ شائع ہوتا ہے وہ لائبریری میں آتا ہے۔بلغاریہ سے آنے والے دونوں طلباء نے بتایا کہ ہم آپس میں بلغارین زبان میں بات کرتے ہیں اور انٹرنیٹ سے بلغارین اخبار بھی پڑھتے ہیں۔

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جامعہ میں داخل ہونے والے درجہ ممہدہ کے طلباء سے دریافت فرمایا کہ کتنے ہیں جو ماں باپ کی مرضی سے آئے ہیں اور کتنے ہیں جو اپنی مرضی سے آئے ہیں۔اس پر سب طلباء نے ہاتھ کھڑا کر کے بتایا کہ وہ جامعہ میں اپنی مرضی سے آئے ہیں۔

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرتگال سے آنے والے طالبعلم کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اپنی زبان پالش کرو۔زبان اتنی اچھی ہونی چاہئے کہ ترجمہ کر سکو۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پرتگالی زبان میں جو لٹریچر چھپا ہوا ہے وہ لا کر اپنی لائبریری میں رکھیں اور پرتگالی زبان میں رسالے پڑھتے رہا کریں اور اپنی زبان اچھی کرو۔

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوئٹزرلینڈ سے آنے والے ایک طالبعلم سے دریافت فرمایا کہ سوئٹزرلینڈ میں تو جرمن زبان زیادہ نہیں بولی جاتی بلکہ وہ اپنی لوکل زبان بولتے ہیں۔ان کے لوکل ڈائیلاگ جرمن زبان سے مختلف ہیں۔اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ ان کا جو لوکل Accent ہے وہ جرمن زبان سے ملتا جلتا ہے۔تھوڑا ہی الگ ہے۔

......فرانس سے آنے والے ایک طالبعلم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرنچ زبان کے بارہ میں دریافت فرمایا۔طالبعلم نے بتایا کہ فرانس میں چار سال فرنچ پڑھنے کا موقع ملا ہے اس سے قبل بیلجئم میں تھا اور وہاں سات سال تک Flamish زبان پڑھی ہے۔

......سوئٹزرلینڈ سے آنے والے ایک اور طالبعلم نے بتایا کہ مَیں نویں کلاس پاس کر کے آیا ہوں۔حضور انور کے استفسار پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ سوئٹزرلینڈ کے نظام تعلیم کے مطابق اِن کی نویں کلاس، ہماری جرمنی کی دسویں کلاس کے برابر ہے۔یہاں ایک سال زیادہ لگتا ہے۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ یہ طالبعلم چیکنگ اور داخلہ کے لئے انٹرویو میں جو ہمارا معیار تھا اُس پر پورا اترتا تھا۔اس لئے اس کو داخلہ دے دیا گیا۔

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امیر صاحب جرمنی کا یہ خیال ہے کہ معیار اَور اونچا ہونا چاہئے۔یہاں جرمن لڑکے جو ''آبی ٹور'' کر کے آئیں، انہیں لیا جائے۔خواہ پانچ چھ ہی آ جائیں۔بڑے ہیں۔ہم نے کوئی صرف تعداد نہیں بڑھانی۔

پرنسپل صاحب نے بتایا کہ بعض طلباء ''آبی ٹور'' کر کے آئے ہیں لیکن وہ اُن طلباء سے جو ''آبی ٹور'' کر کے نہیں آئے پڑھائی میں کم ہیں اور یہ ''آبی ٹور'' نہ کرنے والے زیادہ اچھا پڑھائی میں چل رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا جو معیار ہے اس کو دیکھ لیا کریں۔ **کچھ ایسے لڑکے ضرور لیا کریں جن کی جرمن زبان بھی اچھی ہو اور معیار بھی۔زبان کا یہ معیار چند ایک میں ضرور رکھیں۔باقی اس کے علاوہ اور بھی دیکھنے والی چیزیں ہوتی ہیں۔** چند ایک ہر Badge میں ایسے ہونے چاہئیں جن کو زبان بھی اچھی طرح آتی ہو۔باقی اخلاص ہو تو تبلیغ ہو ہی جاتی ہے۔یہی مَیں نے دیکھا ہے۔

......حضور انور نے فرمایا کہ ابھی جامعہ والوں سے اور بھی بہت سارے کام لینے ہیں۔کیا پتہ، یہاں اُن کو جرمن زبان بھی آتی ہو اور فارغ ہوں تو اُن کو کسی فرنچ ملک میں بھیج دیا جائے یا ایسے ملک میں جہاں سواحیلی بولی جاتی ہے۔اتنے لوگ تو جرمنی میں نہیں کھپائے جا سکتے۔ظاہر ہے ان میں سے بہت ساروں کو افریقہ بھی بھیجنا پڑے گا۔

......حضور انور نے فرمایا کہ جامعہ یوکے میں جرمنی کا ایک لڑکا پڑھ رہا ہے۔وہ پاکستان گیا تو کہتا ہے کہ وہاں چھپکلیاں اتنی تھیں۔کمرے کی چھت پر چھپکلیاں پھر رہی تھیں۔مَیں اُن کو دیکھ کر ڈرتا رہا۔اس کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ کی مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔آجکل وہاں گرمیاں ہیں تو اس موسم میں مینڈک باہر سے آ جاتے ہیں۔اچھلتے ہوئے مسجد میں بھی آ گئے ہوں گے۔میرا خیال ہے باہر صحن میں نماز پڑھ رہا ہوگا۔کہتا ہے کہ ایک مینڈک میرے سامنے آ گیا۔میری جان نکل رہی تھی۔کبھی مَیں دائیں ہوں اور کبھی بائیں ہوں۔نماز کی طرف توجہ کم تھی۔مینڈک کی طرف زیادہ تھی۔حضور انور نے فرمایا کہ افریقہ میں نماز پڑھتے ہوئے، سجدہ کرنے لگو تو بچھو بھی سامنے آ جاتے ہیں۔اس لئے ہمّت کرنی پڑے گی۔

......ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ جب حضور غانا میں تھے تو اُس وقت وہاں گندم نہیں اُگتی تھی تو حضور نے وہاں پہ گندم کاشت کی۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ گندم تو اَب بھی نہیں اُگتی۔تجربہ کرنا تھا، وہ مَیں نے کر کے دکھا دیا کہ گندم اُگ سکتی ہے۔اس کے بعد انہوں نے فائدہ اٹھایا نہ کسی اَور نے۔

......ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین انگوٹھیاں تھیں جو کہ بعد میں

(باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر170

مکرمہ عفاف عبدالقادر سلیمان مرزوق حجازی صاحبہ

میرا تعلق مصر سے ہے جہاں میری پیدائش 1962ء میں ہوئی۔ چھوٹی عمر سے ہی مجھے مطالعہ کا بہت شوق تھا جو میرے لئے بہت سے علمی افق کھولنے کا باعث ٹھہرا۔ میرے والدین دونوں ٹیلرنگ کا کام کرتے تھے۔ والد صاحب باہر اپنی دکان پر مردانہ اور زنانہ کپڑے سیتے جبکہ والدہ صاحب گھر میں کام کر کے والد صاحب کی مدد کیا کرتی تھیں۔

گوکہ والدین خود بھی صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور ہمیں بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے لیکن دیگر تربیتی امور کے بارہ میں کوئی خاص خیال نہ تھا۔ مثلاً یہ کہ ہمارا لباس نہایت فیشن ایبل ہوتا تھا اور مَیں فیشن، ٹریول اور گھریلو ساز وسامان اور حسنِ آرائش وتزئین وغیرہ کے رسالے پڑھتی تو مغربی معاشرے کی ترقی کی روشنی میری آنکھوں کو چکا چوند کر جاتی۔ مَیں اکثر جب اس بات کا ذکر اپنی والدہ سے کرتی تو وہ مجھے فرمایا کرتیں کہ ان لوگوں کو دنیا، اس کی خوبصوتی اور مال ومتاع دیا گیا ہے جبکہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت کی نعماء مقدر کر رکھی ہیں۔

لیبیا کا سفر

سترّ کی دہائی کے شروع میں ہم لیبیا منتقل ہوگئے جہاں میرے والد صاحب کا کام الحمدللہ بہت اچھا چل نکلا۔ لیبیا میں ہمارا گھر ایک ایسی گلی میں تھا جس کے آخر پر مسجد تھی اور ہمارے گھر کی پچھلی طرف سڑک کے کنارے یک منزلہ مکانات تھے جن میں سے ایک میں چند پاکستانی بھی رہا کرتے تھے۔ یہ لوگ پاکستانی لباس پہنتے اور آتے جاتے سلام کرتے۔ کئی مرتبہ انہوں نے اپنا لباس دکھا کر میرے والد صاحب سے بھی اس طرح کے کپڑے سلوائے۔ اور ہمیشہ سلائی کی رقم کے ساتھ کوئی نہ کوئی چیز بطور تحفہ بھی دے جاتے تھے۔ میرے والدین ہمیشہ ان پاکستانیوں کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میری والدہ نے نجانے کیوں میرے والد صاحب سے پوچھا کہ کیا یہ پاکستانی ہماری محلّہ کی مسجد میں ہی نماز ادا کرتے ہیں؟ والد صاحب نے بتایا کہ یہ صبح جلدی جاگتے ہیں اور تیاری کر کے کہیں اور چلے جاتے ہیں، لگتا ہے کہ وہ کسی اور مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔ کبھی کبھی مَیں نے انہیں محلّہ کی مسجد میں بھی اکیلے نماز ادا کرتے دیکھا ہے اور ایک آدھ دفعہ مَیں بھی ان کے ساتھ شامل ہوگیا۔

کچھ عرصہ کے بعد لیبیا کے شہر بنغازی میں مقیم میرے ماموں ہمارے گھر تشریف لائے۔ وہ ایک دین دار اور دھیمے مزاج کے آدمی تھے۔ انہوں نے مجھے اور میری بہن کو پابندیٔ نماز کے بارہ میں اس قدر نصیحت کی کہ ہم نے وقت پر نمازیں پڑھنا شروع کردیں لیکن بعد میں پھر کبھی کبھی سستی ہوجاتی تھی۔

شاید وہ احمدی ہو گئے تھے!

لڑکپن سے جوانی تک مجھے بھی دین کے ساتھ کوئی خاص لگاؤ نہ تھا نہ ہی والدین نے کبھی اس چیز کا خیال کیا کہ ہمیں بھی دینی مسائل اور علوم سے آراستہ کریں بلکہ انکی دینی نصیحت ہمیشہ صوم وصلوٰۃ کی تلقین تک ہی محدود رہتی تھی۔ اس وقت احمدیت کا تو ہم نے نام تک نہ سنا تھا اس لئے کبھی اس موضوع پر بات نہ ہوئی حتی کہ میرے والدین میرے احمدیت سے تعارف سے کافی عرصہ پہلے فوت ہو گئے۔ قبول احمدیت کے بعد کئی امور کی یادیں مجھے یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہیں کہ یا تو میرے والد صاحب اور ماموں نے احمدیت قبول کر لی تھی یا پھر کم از کم انہیں احمدیت کی صداقت کا یقین تھا اور اس کے علوم اور دلائل پر اطلاع ہوگئی تھی اور ان کی طرف سے کسی قسم کی مخالفت سامنے نہیں آئی تھی۔ میری اس سوچ کے محرک مندرجہ ذیل امور ہیں:

☆ ہمارے قرب میں رہنے والے پاکستانیوں کے بارہ میں مَیں بتا چکی ہوں کہ وہ گو کہ نیک شریف اور نمازی لوگ تھے لیکن محلّہ کی مسجد میں نماز نہ پڑھتے تھے بلکہ تیار ہو کر کہیں اور چلے جاتے تھے۔ آج مَیں سوچتی ہوں تو اس نتیجہ پر پہنچتی ہوں کہ یہ پاکستانی شاید احمدی تھے۔ اس لئے وہ اپنی علیحدہ نماز ادا کرنے کے لئے اپنے دیگر احمدی بھائیوں کے پاس چلے جاتے تھے۔

☆ اسی طرح ایک دن فجر کی نماز سے دو گھنٹے قبل میری آنکھ کھل گئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرے والد صاحب اور ماموں جان کچھ اور مصریوں کے ساتھ گھر کے صحن میں بیٹھے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں بات کررہے ہیں۔ عجیب بات یہ تھی کہ ٹی وی چل رہا تھا جس پر اس وقت محمد علی کلے کا باکسنگ کا میچ آرہا تھا۔ اسی میچ کو دیکھنے کے لئے یہ سب رات کے اس وقت جمع ہوئے تھے لیکن میچ کو چھوڑ کر نزول عیسیٰ کی باتوں میں حد درجہ کا انہماک میری سمجھ سے باہر تھا۔ ازاں بعد انہوں نے اسراء ومعراج کے بارہ میں باتیں شروع کردیں۔ جب مَیں اٹھ کر ان کے پاس گئی اور اس بارہ میں پوچھا کہ کیا عیسیٰ علیہ السلام فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے لوگوں کے سامنے آسمان سے نازل ہوں گے تو انہوں نے میری بات نہ سنی اور مجھے کہہ دیا کہ تم چائے بنا کے لاؤ۔

اس واقعہ پر نظر کرنے سے مَیں اسی نتیجہ پر پہنچتی ہوں کہ میرے والد اور ماموں نے شاید وفات مسیح وغیرہ کے مسائل پر تحقیق وبحث کی تھی اور شاید اسے قبول کرلیا تھا۔

☆ اس کی ایک اور دلیل اس وقت سامنے آئی جب 1978ء یا 1979ء میں لیبیا اور مصر کے سفارتی تعلقات خراب ہوگئے اور مصریوں کو لیبیا سے نکلنے کا حکم جاری ہوگیا۔ میرے والدین اپنا سامان وغیرہ باندھنے لگے تو مَیں نے دیکھا کہ وہ کئی کتب اپنے کپڑوں وغیرہ میں چھپا کے رکھ رہے تھے تا مصر واپس لوٹتے ہوئے یہ کتابیں ضبط نہ کر لی جائیں۔ اسی اثناء میں میری والدہ نے چند رسالے اور کتب اٹھائیں ان میں سے ایک ہلکے سبز رنگ کا رسالہ تھا جس پر جلی حروف میں اس کا نام ''بدر'' لکھا ہوا تھا۔ میری والدہ نے والد صاحب سے پوچھا کہ اس کا کیا کریں؟ کچھ دیر تک وہ آپس میں اس بابت باتیں کرتے رہے کہ وہ اسے یہیں جلا دیں یا کپڑوں میں چھپا کر مصر لے جائیں۔ بالآخر انہوں نے اسے وہیں پر جلا دینے کا فیصلہ کیا تا کہ مصر میں کہیں پکڑے نہ جائیں۔ شاید یہ جماعت کے اخبار ''بدر'' کا کوئی خاص شمارہ تھا جو ان پاکستانیوں نے میرے والدین کو دیا تھا۔

☆ پھر جب ہم مصر آئے تو میرے والد صاحب کے کہنے پر ایک عمامے والے شخص ہمارے گھر میں تشریف لائے جنہوں نے ہمارے سامنے کچھ باتیں پڑھیں اور ہم نے ان کے پیچھے ان کو دہرایا۔ جماعت احمدیہ سے تعارف کے بعد جب شرائط بیعت پڑھیں تو مجھے احساس ہوا کہ تقریباً یہی باتیں اس عمامے والے شخص کے پیچھے ہم نے دہرائی تھیں۔ نیز ہم تو مسلمان تھے پھر نئے سرے سے ان باتوں کو دہرانے کا صرف یہی معنی بنتا ہے کہ شاید اس طریق پر ہماری بیعت لی گئی تھی۔ لیکن نہ جانے کیوں ہمیں اس بارہ میں تفصیل سے آگاہ نہ کیا گیا۔

اس وقت احمدیت کی تبلیغ کا عربوں میں اس قدر مربوط نظام نہ تھا اس لئے عین ممکن ہے کہ میرے والد صاحب اور ماموں نے قبولِ احمدیت پر ہی اکتفاء کیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے بعد بیعت بھی ارسال کر دی ہو، تاہم اس سلسلہ میں میرے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے۔

یونیورسٹی میں اسلامی تعلیم

مصر میں جب مَیں یونیورسٹی میں داخل ہوئی تو مجھے اسلامی تہذیب وتمدن اور تاریخ کے جاننے کا بہت شوق تھا۔ لیکن اسلامی علوم پڑھانے والے بعض اساتذہ کا لڑکیوں کے ساتھ کھلم کھلا میل جول نیز طالبات کی صفائی ستھرائی سے عاری ماحول دیکھ کر مجھے بہت حد تک صدمہ پہنچا۔ میں ہمیشہ سوچتی کہ نماز کے لئے وضو کرنے کی تعلیم تو ہمیں طہارت اور پاکیزگی کا درس دیتی ہے جبکہ اکثر لڑکیاں اس تعلیم سے کوسوں دور تھیں۔

حدیث اور تفسیر کے استاد نے ہمیں اپنے پسندیدہ موضوع پر ایک اسائنمنٹ تیار کرنے کا کہا تو مَیں نے آخری زمانے کے فتنے اور قیامت کی نشانیوں کے بارہ میں تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب اس بابت مختلف کتب کا مطالعہ شروع کیا تو ایسی عجیب وغریب باتوں کا علم ہوا جن کو سمجھنے سے مَیں قاصر تھی۔ جب مَیں استاد کے پاس راہنمائی لینے کیلئے گئی تو انہوں نے میری حیرت وتعجب کو مزید بڑھا دیا کیونکہ انہوں نے دجال اور اس کی غیر معمولی طاقتوں اور کاموں کا ذکر کیا۔ مَیں یہ سب سن کر چکرا کر رہ گئی۔

يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ

میری تحقیق کے دوران ایک روایت نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا جس میں آیا ہے کہ: ''المهدی مِنَّا آل البيتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِی لَيْلَة''یعنی امام مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا جس کی ایک رات میں اللہ تعالیٰ اصلاح فرما دے گا۔ مَیں اس بارہ میں سوچنے لگ گئی کہ اصلاح تو اس کی ہوتی ہے جس میں کوئی خرابی ہو۔ پھر اللہ ایسے شخص کو کیوں چنے گا جس میں پہلے ہی خرابی موجود ہے۔ اس لئے مجھے خیال گزرا کہ یہ صحیح حدیث نہیں ہوسکتی بلکہ شاید اسرائیلیات میں سے ہے۔ لہذا مَیں نے اس وقت اس حدیث کا انکار کردیا۔

تبصرہ

{یہ حدیث سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب خروج المهدی نیز مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند علی بن ابی طالب رضی الله عنه کے علاوہ اور بھی کئی کتبِ حدیث میں مذکور ہے۔

اس روایت کی شرح کے بارہ میں مختلف علماء نے طبع آزمائی کی ہے۔ اور ہر ایک نے اپنی سوچ اور فہم کے مطابق اس کے مختلف معانی بیان کئے ہیں۔

☆ ان میں سے شاید سب سے غلط اور باطل رائے یہ ہے کہ امام مہدی غیر صالح انسان ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے محض ایک رات میں صالح بنا دے گا۔ یہ فاسد رائے قرآنی دلیل فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (سورة یونس آیت نمبر17) کے بھی خلاف ہے۔ نبیوں کی دعویٰ سے پہلے کی صالح زندگی انکی صداقت کی ایک روشن دلیل ہوا کرتی ہے۔ تو جس نے اپنی آدھی زندگی فسق وفجور میں گزار دی ہو وہ کس بنا پر سچا قرار دیا جائے گا۔ لوگ کہیں گے جیسے پہلے انسانوں پر جھوٹ بولتا رہا ہے ویسے ہی اب خدا پر بھی افترا کر رہا ہے۔

☆ بعض نے یہ لکھا کہ چونکہ امام مہدی کے خروج کے لئے خاص حالات اور صالح جماعت کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ یہ سب امور ایک ہی رات میں مہیا فرما دے گا۔

☆ کسی نے اس کی شرح یہ کی کہ: امام مہدی عالم فاضل اور صالح انسان ہوگا اس لئے ایک رات میں اس کی اصلاح سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ایک رات میں امت مسلمہ کی قیادت کا اہل بنا دے گا۔

☆ شاید اس آخری رائے سے متأثر ہونے والے بعض جذباتی اور متشدد حضرات نے یہ بھی لکھ دیا کہ مختلف عرب ممالک میں حکومت مخالف تحریکیں اور پرانے نظام کو بدلنے کی کوششوں کی کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ حالات پیدا فرما رہا ہے جب امام مہدی کی خلافت کا معاملہ ایک رات میں درست کردے گا۔

یہ تمام خیالات امام مہدی کے مقام کو نہ سمجھنے کی بدولت پیدا ہوئے ہیں۔ ان خیالات کا خلاصہ یہ ہے

کہ امام مہدی اس وقت ظاہر ہوگا جب صلحاء کی ایک جماعت اس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوگی اور وہ آئیں گے تو امت مسلمہ کی قیادت سنبھالیں گے۔ گویا مکمل طور پر اس صورتحال کے برعکس تصور قائم کیا ہوا ہے جس کا بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں ملتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ زمانے کی حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ ایسے محسوس ہوگا کہ ایمان ان سے دور ہو کر ثریا ستارے تک جا پہنچا ہے جبکہ امام مہدی اس کو وہاں سے دوبارہ زمین پر لے آئے گا، لیکن یہ کہہ رہے ہیں کہ نیک خصلت لوگوں کی ایک بڑی جماعت خود بخود ہی قائم ہو جائے گی تو امام مہدی آکر ان کا امام بن جائے گا۔ بھلا جب نیکوں کی ایک بڑی جماعت خود بخود قائم ہوسکتی ہے تو پھر کسی کے آنے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ آنے والا مبعوث جنگوں کا خاتمہ کر دے گا اور امن وسلامتی پھیلانے والا ہوگا جبکہ یہ لوگ کسی مصلح سے زیادہ کسی عسکری قائد کی آمد کے منتظر ہیں جو تلوار کے زور سے پوری دنیا میں ایک ہیبت پھیلا دے گا۔

آیئے دیکھتے ہیں اس روایت میں مذکور خبر حقیقی رنگ میں مہدیٔ دوراں کے وجودِ باجود میں کس طرح پوری ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

''منجملہ نشانات کے ایک نشان یہ ہے کہ تخمیناً پچیس برس کے قریب عرصہ گذر گیا ہے کہ مَیں گورداسپورہ میں تھا کہ مجھے یہ خواب آئی کہ مَیں ایک جگہ چارپائی پر بیٹھا ہوں اور اُسی چارپائی پر بائیں طرف میرے مولوی عبداللہ صاحب مرحوم غزنوی بیٹھے ہیں جن کی اولاد اب امرتسر میں رہتی ہے۔ اتنے میں میرے دِل میں محض خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تحریک پیدا ہوئی کہ مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اُتار دُوں۔ چنانچہ مَیں نے اپنی جگہ کو چھوڑ کر مولوی صاحب کی جگہ کی طرف رجوع کیا۔ یعنی جس حصہ ٔچارپائی پر وہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اُس حصے ٔمیں مَیں نے بیٹھنا چاہا۔ تب اُنہوں نے وہ جگہ چھوڑ دی۔ اور وہاں سے کھسک کر پائینتی کی طرف چند انگلی کے فاصلے پر بیٹھے۔ تب پھر میرے دِل میں ڈالا گیا کہ اِس جگہ سے بھی میں اُنکو اُٹھا دُوں۔ پھر میں اُنکی طرف جھکا تو وہ اس جگہ کو بھی چھوڑ کر پھر چند انگلی کی مقدار پر پیچھے ہٹ گئے۔ پھر میرے دِل میں ڈالا گیا کہ اِس جگہ سے بھی اُن کو اور زیادہ پائینتی کی طرف کیا جائے۔ تب پھر وہ چند اُنگلی پائینتی کی طرف کھسک کر ہو بیٹھے۔ القصّہ مَیں ایسا ہی اُن کی طرف کھسکتا گیا اور وہ پائینتی کی طرف کھسکتے گئے۔ یہانتک کہ اُن کو آخر چارپائی پر سے اُترنا پڑا۔ اور وہ زمین پر جو محض خاک تھی اور اس پر چٹائی وغیرہ کچھ بھی نہ تھی اُتر کر بیٹھ گئے۔ اِتنے میں تین فرشتے آسمان سے آئے۔ ایک کا نام ان میں سے خیراتی تھا۔ وہ بھی اُن کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئے اور مَیں چارپائی پر بیٹھا رہا۔ تب مَیں نے اُن فرشتوں اور مولوی عبداللہ صاحب کو کہا کہ آؤ مَیں ایک دُعا کرتا ہوں تم آمین کرو۔ تب مَیں نے یہ دُعا کی کہ رَبِّ اَذْھِبْ عَنِّی الرِّجْسَ وَطَھِّرْنِی تَطْھِیْرًا۔ اِس کے بعد وہ تینوں فرشتے آسمان کی طرف اُٹھ گئے۔ اور مولوی عبداللہ صاحب بھی آسمان کی طرف اُٹھ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ اور آنکھ کھلتے ہی مَیں نے دیکھا کہ ایک طاقت بالا مجھ کو ارضی زندگی سے بلند تر کھینچ کر لے گئی۔ اور وہ ایک ہی رات تھی جس میں خدا نے بتمام وکمال میری اصلاح کردی اور مجھ میں وہ تبدیلی واقع ہوئی کہ جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادے سے نہیں ہوسکتی۔ اور جیسا کہ مَیں نے مولوی عبداللہ صاحب کے خاک پر بیٹھنے اور آسمان پر جانے کی تعبیر کی تھی اُسی طرح وقوع میں آگیا۔ کیونکہ وہ بعد اِسکے جلد تر فوت ہوگئے اور اُن کا جسم خاک میں اور اُنکی رُوح آسمان پر گئی۔''

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 352-351)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب نزول المسیح میں اپنے اسی رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''**آنکھ کھلتے ہی مجھے یقین ہوگیا کہ مولوی عبداللہ کی وفات قریب ہے اور میرے لئے آسمان پر ایک خاص فضل کا ارادہ ہے اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا رہا کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے یہاں تک کہ وحی الٰہی کا سلسلہ شروع ہوگیا وہی ایک ہی رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے بہ تمام وکمال میری اصلاح کردی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہوگئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادے سے نہیں ہوسکتی تھی۔**''

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 615)

یعنی امام مہدی علیہ السلام کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ اسے اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا اور ارضی زندگی سے بلند تر کھینچ کر بتمام وکمال اس میں ایسی تبدیلی فرما دے گا کہ جس سے وہ خدا تعالیٰ کے الہام وکلام کا مورد ہو جائے گا۔}

جماعت احمدیہ سے تعارف

اس تبصرہ کے بعد ہم دوبارہ مکرمہ عفاف عبدالقادر صاحبہ کی زبانی ان کی باقی کہانی سنتے ہیں۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ:

بیس سال کی عمر میں میری شادی ہوگئی۔ اس وقت تک مَیں پوری طرح نماز کی پابند نہ تھی بلکہ جب کبھی کوئی مشکل پیش آتی تو اس وقت تو نمازوں کی پابندی اور تعلق باللہ کی طرف میلان بڑھ جاتا جبکہ عام حالات میں نمازوں میں سستی ہو جاتی۔ ایک روز عصر کے وقت مَیں سوئی ہوئی تھی کہ خواب میں دیکھا کہ مَیں اپنی قبر میں پڑی ہوئی ہوں جہاں تنگی کے احساس سے میرا دم گھٹا جاتا ہے۔ میرے نیچے ایک سانپ ہے جو ہر نماز کے وقت مجھے ڈستا ہے۔ مَیں خوف سے اوپر اٹھنے کی کوشش کرتی ہوں لیکن پھر نیچے گر جاتی ہوں۔ اس خوفناک صورتحال میں میری آنکھ کھل گئی۔ یہ خواب ہمیشہ سے میرے دل ودماغ پر چھائی رہی اور میری راتوں کی نیند اڑ گئی۔ جس سے مَیں نے یہی سمجھا کہ نمازوں کی پابندی تو مَیں نے کر لی ہے پھر بھی اس خواب کا بار بار آنا شاید مجھ سے کسی اور امر کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اسی کشمکش میں 2007ء کا سال آگیا۔ ایک روز میں اپنی دانست میں تمام اچھے اچھے دینی چینلز کی لسٹ بنانے لگی تو ایم ٹی اے 3 العربیہ مل گیا۔ اس وقت چینل کی باقاعدہ نشریات کا آغاز نہیں ہوا تھا بلکہ ابھی تجرباتی طور پر بعض مختصر پروگرام چل رہے تھے۔ پہلی بات جو اس چینل پر مجھے سننے کو ملی وہ آیت استخلاف تھی، اس کے ساتھ خانہ کعبہ اور ایک سفید منارہ کی تصویر تھی۔ مَیں بے چین ہوگئی کہ کب یہ چینل کھلے تو مجھے پتہ چلے کہ اس آیت کا خانہ کعبہ اور سفید منارہ کے ساتھ کیا تعلق ہے۔

انہی دنوں میں تجرباتی نشریات کے دوران مَیں نے ایک تصویر دیکھی جس کے نیچے لکھا ہوا تھا: الإمام المہدی والمسیح الموعود علیه السلام۔ یہ الفاظ پڑھ کر میری حیرت دوچند ہوگئی، پھر علیہ السلام کے الفاظ نے بھی مجھے چونکا دیا۔ مجھے ان امور کی حقیقت جاننے کی لَو سی لگ گئی۔ لہذا مَیں دن رات اس چینل کو دیکھنے لگی اور اس کی باقاعدہ نشریات کے آغاز کا بشدت انتظار کرنے لگی۔ ایک دن جبکہ مَیں یہ چینل دیکھ رہی تھی میری ایک وکیل ہمسائی آئی اور دیکھ کر کہنے لگی کہ شاید یہ لوگ شیعہ ہیں لہذا بہتر ہے کہ اس چینل کو نہ دیکھو۔ مجھے اس کی نصیحت کا کوئی اثر نہ ہوا، اور مَیں تقریباً دو ماہ تک مسلسل اس چینل کو دیکھتی رہی۔ جس کے بعد مَیں نے اس چینل پر دیئے گئے نمبر پر فون کے ذریعہ رابطہ کیا۔

اس کے بعد کی کہانی اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔

(باقی آئندہ)

۞۞۞۞۞۞

بینن میں پہلے وقفِ نَو اجتماع کا انعقاد

(رپورٹ: ناصر احمد محمود طاہر۔ مبلغ سلسلہ)

امسال بینن میں 9-10 اور 11 ستمبر کو واقفینِ نَو کا اجتماع منعقد کیا گیا۔

اجتماع کا آغاز

اجتماع کا آغاز 9 ستمبر بروز جمعۃ المبارک تلاوت قرآن کریم اور قصیدہ سے ہوا، جس کے بعد محترم امیر صاحب بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں نظامِ وقفِ نَو کیا ہے اور اس کے ذریعہ ہم پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کے مضمون کو تاریخی اور واقعاتی لحاظ سے سمجھایا۔ آپ نے حضرت مریمؑ کی عظیم المقصد پیدائش کا بیان کرتے ہوئے اس کے ذریعہ سے ہونے والے انعامات کی مثالیں دے کر واقفینِ نَو کو بتایا کہ ہمارے مقاصد بھی انہی راہوں پر پاکیزگی اور طہارت اور تعلق باللہ میں ترقی سے ہی حاصل ہونے ہیں۔

محترم امیر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد واقفینِ نَو بچوں کی نماز کا جائزہ لیا گیا نیز اس دوران انہیں کئی بار نماز کلاس کی صورت میں دہرائی گئی تا کہ ہر ایک کے پاس جو چھوٹی چھوٹی غلطیاں ہیں وہ دور ہو جائیں۔ بعد ازاں مغرب اور عشاء ودرس کے بعد تلاوت قرآن کریم اور تقریر کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ اس طرح پہلے اجتماع کے پہلے دن کا اختتام ہوا۔

دوسرا دن

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد ''ایک احمدی کے کردار'' کے عنوان پر درس سے ہوا۔ ناشتہ کے بعد 9 بجے قرآن کریم کی کلاس ہوئی جس میں ہر وقفِ نَو بچے کا تعلیم القرآن کا جائزہ لے کر انہیں یسرنا القرآن سے ترتیل اور تجوید کے کچھ قاعدے سکھائے گئے۔ اس کلاس کے اختتام پر اجتماع پر آئے ہوئے تمام واقفینِ نَو بچوں کا طبی معائنہ پورتو نووو کے احمدیہ ہسپتال کی میڈیکل ٹیم سے کروایا گیا۔ نیز محترم آسان ملک صاحب نے انہیں حفظان صحت کے اصولوں پر ایک معلوماتی لیکچر بھی دیا۔

آج موسم میں نسبتاً حدتؔ زیادہ تھی لہٰذا دوپہر کو ورزشی مقابلے جاری رکھنے کی بجائے مقابلہ حفظ احادیث کروایا گیا۔ جس میں بچوں سے نہ صرف احادیث سنی گئیں بلکہ انہیں زائد احادیث سکھائی گئیں۔ سہ پہر ڈھلنے کے بعد واقفینِ نَو کے مابین دوڑ، ثابت قدمی، کلائی پکڑنا اور پنجہ آزمائی جیسے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جو طلباء کی خوب دلچسپی کے موجب رہے۔ آج ظہر وعصر کے ساتھ محترم صدر صاحب جماعت پورتو نووو جناب رافیو گندارے صاحب نیز نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو مکرم سلامی رشیدی صاحب نے بالترتیب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر لیکچر دیئے۔

اس اجتماع پر جماعتوں کو یہ ہدایت تھی کہ واقفینِ نَو بچوں کے ساتھ ان کے والدین بھی خصوصاً والد صاحب یا گارڈین ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ جو والدین تشریف لائے ہوئے تھے، ان کے لئے ایک خاص سیشن رکھا گیا تھا جو ''واقفینِ نَو بچوں کی تربیت و پرورش میں والدین کا کردار'' کے عنوان پر تھا۔

نماز مغرب کے بعد اس سیشن میں محترم رافیو گندار صاحب سیکرٹری تبلیغ نیشنل مجلس بینن نے لوکل زبان میں لیکچر دیا۔ جبکہ قبل از نماز مغرب واقفینِ نَو بچوں کے ساتھ ایک گھنٹہ کی خوب دلچسپ مجلس سوال وجواب بھی رہی۔ نماز عشاء اور عشائیہ کے بعد نیشنل سیکرٹری وقف نو، مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بینن لقمان بصیرو اور مکرم آرونا ابوبکر صاحب کی ٹیم نے تمام واقفینِ نَو بچوں کی کیریئر پلاننگ کی جس میں بچوں کی دلچسپیوں اور بینن میں مستقبل کی ضروریات کو مدِنظر رکھتے ہوئے مبلغین اور اطباء بننے کے لئے گائیڈ لائینز دی گئیں۔

تیسرا دن

اجتماع کے تیسرے دن کا آغاز بھی بفضلہٖ تعالیٰ نماز تہجد، فجر اور درس سے ہوا۔ آج کے پروگرام میں صرف اختتامی تقریب ہی تھی۔ اختتامی تقریب میں تلاوت قرآن کریم اور قصیدہ کے بعد نیشنل سیکرٹری وقف نو مکرم سلامی رشیدی صاحب نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی اور تمام معزز مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد مکرم امیر صاحب بینن نے وقف زندگی کی برکات اور اس کے نتیجہ میں ملنے والے انعامات اور مذہبی ترقیات پر خطاب کیا اور علمی وورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے واقفینِ نَو بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی دعا کروائی۔

اس اجتماع کی حاضری 28 رہی، جن میں 19 واقفین نَو اور ان کے والدین تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے نیک نتائج پیدا ہوں اور ہمیں اپنے واقفینِ نَو بچوں کو عمدہ طور پر سنبھالنے اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بنانے کی توفیق عطا ہو (آمین)

۞۞۞۞۞۞

خطبہ جمعہ

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف ہمیشہ جھکے رہنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے جو جماعت قائم فرمائی اور اُس کو یہ اعزاز بخشا کہ وہ پہلوں کے ساتھ ملادی گئی یہ کوئی معمولی اعزاز نہیں ہے، یہ کوئی معمولی جماعت نہیں ہے۔

اگر ہم نے آپ کی حقیقی جماعت میں سے ہونے کا حقدار کہلانا ہے تو ہمیں اپنی حالتوں کی طرف ہر لحہ اور ہر آن نظر رکھنی ہوگی۔

تم اپنے نمونے قائم کرو تا کہ دنیا سمجھے کہ یہ سلسلہ قائم ہوا ہے جو خدا تعالیٰ سے خاص تعلق جوڑنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے دو ہی اہم حکم ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ ان میں راستبازی اور سچائی ہونی چاہئے۔

آج کے دور میں جبکہ جماعت کے خلاف مخالفت بھی شدت کو پہنچی ہوئی ہے ہمیں ہر سطح پر اپنی ذاتی خواہشوں اور اناؤں کو پسِ پشت ڈال کر ایک ہونے کی اعلیٰ ترین مثال قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28/ اکتوبر 2011ء بمطابق 28/اخاء 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے جو جماعت قائم فرمائی اور اُس کو یہ اعزاز بخشا کہ وہ پہلوں کے ساتھ ملادی گئی یہ کوئی معمولی اعزاز نہیں ہے، یہ کوئی معمولی جماعت نہیں ہے۔ ہزاروں لاکھوں نیک فطرت مسلمان اس زمانے کے پانے کی خواہش میں اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت سے منسوب کرتا ہے اُن باتوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے جن پر پہلوں نے عمل کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کا تعلق جوڑا۔ آپ کی امت میں شامل ہوئے اور آپؐ کی تربیت کے زیرِ اثر اللہ تعالیٰ سے ایسا پختہ تعلق جوڑا کہ ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ(البقرة :208) جو اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بیچ ڈالتے ہیں۔ پس انہوں نے خدا کی رضا کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کی۔ اپنی جان کو بھی مشکل میں ڈالا اور اُس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اُن کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ بھی اُنہیں بے انتہا نوازتا رہا۔ صحابہ کرام قرآنِ کریم کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے بلکہ اُنہیں اس حد تک اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا شوق تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے تھے کہ کس طرح نیکیاں کریں۔ بعض اس حد تک سوال پوچھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں روک دیا کہ شریعت نازل ہو رہی ہے تم سوال نہ کرو۔ کیونکہ اگر بعض تمہارے سوالات پر تمہیں احکامات مل جائیں تو تمہیں مشکل میں ڈال سکتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ رَؤُوْفٌ بِالْعِبَادِ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ اپنی خاص رحمت کی نظر رکھتا ہے جو بندے کو تکلیف سے بچاتی ہے، اُس بندے کو جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر تکلیف کو اُٹھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے، اُس کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اُس پر خاص شفقت فرماتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق جوڑنے والے بھی اپنے ماحول میں خدا تعالیٰ کی صفات کے پرتَو بنتے ہیں۔ اُن تمام احکامات کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بھی شفقت کا سلوک کرتے ہیں۔ اُن کے حق ادا کرتے ہیں۔

پس یہ وہ حقیقی اسلام ہے جو بندے کا خدا سے تعلق جوڑ کر پھر حقوق العباد کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ اور یہی حقیقی اسلام صحابہ نے پایا اور سیکھا اور عمل کر کے دکھایا اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمیں سکھانے آئے ہیں، ہمیں بتانے آئے ہیں، ہمیں اُن راستوں پر چلانے آئے ہیں۔ پس اس کے لئے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اس وقت اس سلسلے میں مَیں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے چند اقتباسات پیش کروں گا جو ہمیں اپنے جائزوں کی طرف، اپنی حالتوں کی طرف توجہ دلانے والے ہیں۔ سب سے پہلے تو میں نے جو اقتباس لیا ہے اس میں آپ نے اس زمانے کا نقشہ کھینچا ہے اور پھر بتایا کہ جماعت کو کیسا ہونا چاہئے؟

آپؑ عام علماء کے بارے میں جو اس زمانے کے علماء ہیں جنہوں نے آپ کو نہیں مانا فرماتے ہیں کہ:

"مَیں دیکھتا ہوں کہ اس وقت قریباً علماء کی یہی حالت ہو رہی ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف:03)" (قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ علماء کی آجکل یہی حالت ہے کہ تم وہ کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں فرمایا کہ یہ اس) کے مصداق اکثر پائے جاتے ہیں اور قرآنِ شریف پر بگفتن ایمان رہ گیا ہے ورنہ قرآن شریف کی حکومت سے لوگ بکلّی نکلے ہوئے ہیں۔ احادیث سے پایا جاتا ہے کہ ایک وقت ایسا آنے والا تھا کہ قرآنِ شریف آسمان پر اُٹھ جائے گا۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ وہی وقت آ گیا ہے۔ حقیقی طہارت اور تقویٰ جو قرآن شریف پر عمل کرنے سے پیدا ہوتا ہے آج کہاں ہے؟ اگر ایسی حالت نہ ہو گئی ہوتی تو خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو کیوں قائم کرتا۔ ہمارے مخالف اس بات کو نہیں سمجھ سکتے لیکن وہ دیکھ لیں گے کہ آخر ہماری سچائی روزِ روشن کی طرح کھل جائے گی"۔ فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ خود ایک ایسی جماعت تیار کر رہا ہے جو قرآنِ شریف کی ماننے والی ہوگی"۔ (اب یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ نے جماعت پر ڈالی ہے۔ آپ نے توقع رکھی ہے کہ قرآنِ کریم کی ماننے والی ہوگی۔ قرآنِ کریم کو ماننا صرف ایک کتاب کو ماننا نہیں بلکہ اُس کے احکامات پر عمل کرنا ہے) فرمایا: "ہر ایک قسم کی ملونی اس میں سے نکال دی جائے گی" (ہمیں اپنے یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے تا کہ ہر ایک قسم کی ملونی جو دنیاوی ملونی ہے اس میں سے نکال دی جائے۔) "اور ایک خالص گروہ پیدا کیا جاوے گا اور وہ یہی جماعت ہے۔ اس لیے مَیں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی تمہیں دیکھ کر ٹھوکر کھاوے"۔ (ہر احمدی کو نمونہ ہونا چاہئے) فرمایا: "ہاں مَیں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ افتراء اور کذب کے سلسلہ سے الگ ہو جاوے۔ پس تم دیکھو اور منہاجِ

نبوت پر اس سلسلہ کو دیکھو‘‘۔ (جو سلسلہ نبوت کے طریق پر چل رہا ہے۔ جو نبوت چلانا چاہتی ہے اُس پر چلو) ’’یہ مَیں جانتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے اور زمین پر بارش ہوتی ہے تو جہاں مفید اور نفع رساں بوٹیاں اور پودے پیدا ہوتے ہیں اُس کے ساتھ ہی زہریلی بوٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں‘‘۔ (اس بارے میں آپ نے بتایا کہ کچھ لوگ ایسے بھی پیدا ہوں گے جو غلط قسم کے دعوے کرنے والے ہوں گے۔ بہر حال پھر آپ فرماتے ہیں) ’’پس ہر شخص کا فرض ہے کہ اس وقت خدا تعالیٰ سے کشودِ کار کے لیے دعا کرے‘‘ (کہ جو کام ہیں وہ پورے ہوں۔ جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آئے ہیں وہ پورے ہوں) ’’اور دعاؤں میں لگا رہے۔ ہمارے سلسلہ کی بنیاد نصوصِ قرآنیہ اور حدیثیہ پر ہے۔ پھر اس سلسلہ کی تائید اور تصدیق کے لیے اللہ تعالیٰ نے آیاتِ ارضیہ اور سماویہ کی ایک خاتَم ہم کو دی ہے‘‘۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سچائی کے جو زمینی اور آسمانی نشانات ہیں وہ دیئے ہیں اور ایک ایسی مہر دی ہے جو تمام لوگوں پر آپ کی صداقت کی حجت ہے) فرمایا ’’یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اسے ایک مہر دی جاتی ہے اور وہ مہر محمدی مہر ہے جس کو ناعاقبت اندیش مخالفوں نے نہیں سمجھا‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 467-468۔ ایڈیشن 2003ء)

اب اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی آئے گا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آئے گا اور وہ آپ کی ہی مہر ہے جس کے تحت وہ کام کرے گا لیکن لوگ نہیں سمجھتے۔ لیکن فرمایا تم اپنے نمونے قائم کرو تا کہ دنیا سمجھے کہ یہ سلسلہ قائم ہوا ہے جو خدا تعالیٰ سے خاص تعلق جوڑنے والا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’اے میری جماعت! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا طیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب طیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہمّ و غم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی‘‘۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 63)

پھر ہماری اصلاح اور استقامت کے لئے صحیح طریق بتاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’’پس میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے۔ نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی‘‘۔ (اس قسم کے تکبر جو ہیں یہ عموماً انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔ کسی کو علم کا فخر ہے۔ کسی کو اپنے خاندان کا، کسی کو مال کا۔ فرمایا کسی قسم کا تکبر نہ کرے) ’’جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جبتک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کر دے‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 213۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہر قسم کی جو عنایات ہیں اللہ تعالیٰ کی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو قائم رکھتا ہے، چاہے تو ختم کر دیتا ہے تو پھر تکبر کس بات کا؟ نہ کسی کو اپنے تقویٰ پر زعم ہونا چاہیئے، نہ اپنی ایمانی حالت پر، نہ اپنی عبادتوں اور دعاؤں پر زعم ہو، نہ اپنی پاکیزگی پر زعم ہو، اسی طرح جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے نہ ہی دنیاوی معاملات میں۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف ہمیشہ جھکے رہنا چاہیئے۔

فرمایا: ’’پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئے محض سمجھے‘‘ (یعنی اس کے نفس کی کوئی ہستی ہی نہیں ہے، کوئی حیثیت ہی نہیں ہے) ’’اور آستانۂ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نورِ معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لیے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے‘‘ (دل کھل جائے۔ دعاؤں کی قبولیت کا، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے کھلنے کا شرح صدر حاصل ہو جائے) ’’تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اَور بھی ترقی ہو‘‘۔ (جب اللہ تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھلیں اور اس کو احساس ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل مجھ پر نازل ہو رہے ہیں تو مزید عاجزی پیدا ہو) ’’کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اُسے حقیر سمجھتا ہے‘‘۔ (جب تکبر پیدا ہو جائے تو دوسرے کی کوئی حیثیت نہیں سمجھتا)۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 213۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بتائے ہوئے اس عمدہ طریق پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:

’’اے سعادتمند لوگو! تم زور کے ساتھ اُس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے، نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہو جاؤ‘‘ (یہ کینے اور غصے بھی انسان کو کھا جاتے ہیں۔ اُس کے اخلاق تباہ و برباد کر دیتے ہیں) فرمایا: ’’کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفسِ امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے‘‘۔ (تکبر سب سے بڑا گند اور گناہ ہے۔) ’’اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم اُنہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو‘‘۔ (اب ہمارے علماء بھی ہیں، ہمارے داعیان بھی ہیں، اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، بڑی بڑی خدمات کر رہے ہیں لیکن بعض دفعہ ایسے معاملات آتے ہیں جو جب ذاتیات پر آتے ہیں تو پھر بھول جاتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ تکبر سامنے آ جاتا ہے۔ اپنی اَنائیں سامنے آ جاتی ہیں۔ فرمایا کہ تم جو بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو) ’’سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چندروزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو‘‘ (جب اپنے معاملات آ جائیں تو پھر وہاں خیر خواہی نہ ہو بلکہ بدخواہی سامنے آ جائے) ’’خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم اُن سے پوچھے جاؤ گے‘‘ (اللہ تعالیٰ نے جو فرائض عائد کئے ہیں اُن کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اس کے لئے دل میں ایک خوف پیدا کرو۔) فرمایا: ’’نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دُور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دُور ہوتی ہے اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دُور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانے پر گر جائیں اور خدا اور اُس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں‘‘۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 63)

آج کل ہر احمدی کو تو خاص طور پر یہ حالت اپنے اوپر طاری کرنی چاہیئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم زیادہ سے زیادہ سمیٹنے والے بنیں۔ فرمایا:

’’اے میری عزیز جماعت! یقیناً سمجھو کہ زمانہ اپنے آخر کو پہنچ گیا ہے اور ایک صریح انقلاب نمودار ہو گیا ہے سو اپنی جانوں کو دھوکہ مت دو اور بہت جلد راستبازی میں کامل ہو جاؤ‘‘۔ (یہ بہت اہم بات ہے۔ سچائی کو اختیار کرو۔ سچائی اللہ تعالیٰ کے تعلق میں ہے۔ عبادات میں خالص ہو کر عبادات کرنا ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دو ہی اہم حکم ہیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد، ان میں راستبازی اور سچائی ہونی چاہیئے۔ جماعتی خدمات ہیں، آپس کے تعلقات ہیں، ان میں راستبازی اور سچائی ہونی چاہیئے۔)

پھر فرمایا: ’’قرآنِ کریم کو اپنا پیشوا پکڑو اور ہر ایک بات میں اس سے روشنی حاصل کرو۔ اور حدیثوں کو بھی ردّی کی طرح مت پھینکو کہ وہ بڑی کام کی ہیں اور بڑی محنت سے اُن کا ذخیرہ طیار ہوا ہے۔ لیکن جب قرآن کے قصوں سے حدیث کا کوئی قصہ مخالف ہو تو ایسی حدیث کو چھوڑ دو تا گمراہی میں نہ پڑو۔ قرآنِ شریف کو بڑی حفاظت سے خدا تعالیٰ نے تمہارے تک پہنچایا ہے سو تم اس پاک کلام کی قدر کرو۔ اس پر کسی چیز کو مقدم نہ سمجھو کہ تمام راست روی اور راست بازی اسی پر موقوف ہے‘‘۔ (سچائی اور سچائی پر چلنا، عمل کرنا قرآن شریف کی تعلیم پر ہی موقوف ہے) ’’کسی شخص کی باتیں لوگوں کے دلوں میں اُسی حد تک مؤثر ہوتی

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہیں جس حد تک اُس شخص کی معرفت اور تقویٰ پر لوگوں کو یقین ہوتا ہے‘‘۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 64)

پس معرفت اور تقویٰ جب بڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری باتوں کا اثر بھی ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولتمند اور خوش خور ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لیے ہو جاتے ہیں۔ پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو، نہ پہلے امر کی طرف‘‘۔ (یعنی دنیا کی طرف نہ پڑو بلکہ دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ آپ کے اپنے وقت میں جو جماعت کی حالت تھی اس کا ذکر فرما رہے ہیں حالانکہ اُس وقت لوگوں میں بڑی پاک تبدیلیاں پیدا ہو رہی تھیں۔ لیکن آپ فرماتے ہیں کہ) ’’اگر مَیں جماعت کی موجودہ حالت پر ہی نظر کروں تو مجھے بہت غم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی کمزور حالت ہے اور بہت سے مراحل باقی ہیں جو اس نے طے کرنے ہیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر نظر کرتا ہوں جو اس نے مجھ سے کئے ہیں تو میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔ منجملہ اس کے وعدوں کے ایک یہ بھی ہے جو فرمایا: وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ‘‘ (اور اُن لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی ہے اُن لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا ہے قیامت کے دن تک بالا دست کرنے والا ہوں۔ اگر اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فکر تھی اور آپ نے اپنے ماننے والوں کو توجہ دلائی تو اب ایک زمانہ گزرنے کے بعد تو ہمیں اور بھی زیادہ اس کی فکر ہونی چاہئے کہ جوں جوں ہم دور جا رہے ہیں ہماری حالتیں کہیں بگڑتی نہ جائیں۔ پس بہت غور کرنے کی ضرورت ہے، بہت زیادہ جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ فرمایا) ’’یہ تو سچ ہے کہ وہ میرے متبعین کو میرے منکروں اور میرے مخالفوں پر غلبہ دے گا۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں سے ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا متبعین میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پوری پوری پیروی جب تک نہیں کرتا ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جاوے اور نقشِ قدم پر چلے، اس وقت تک اِتّباع کا لفظ صادق نہیں آتا‘‘۔ (فرمایا): ’’اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لیے مقدر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو۔ اس سے مجھے تسلی ملتی ہے اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے‘‘۔

فرماتے ہیں: ’’بہرحال خدا تعالیٰ کے وعدوں پر میری نظر ہے اور وہ خدا ہی ہے جو میری تسکین اور تسلی کا باعث ہے۔ ایسی حالت میں کہ جماعت کمزور اور بہت کچھ تربیت کی محتاج ہے یہ ضروری امر ہے کہ مَیں تمہیں توجہ دلاؤں کہ تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کر لو اور اپنے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک جماعت کو ایک نمونہ سمجھو۔ ان کے نقش قدم پر چلو‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 596-597۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے بارے میں فرمایا کہ:

’’یاد رکھو اب جس کا اصول دنیا ہے اور پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دست بردار ہے۔ یہ کوئی مت خیال کرے کہ میں ایسے خیال سے تباہ ہو جاؤں گا۔ یہ خدا شناسی کی راہ سے دور لے جانے والا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفّل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم ہے جو شخص اس کی راہ میں کچھ کھوتا ہے وہی کچھ پاتا ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کو پیار کرتا ہے اور انہیں کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرماں بردار ہو وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ دنیا ان لوگوں ہی کی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دنیا پر جھکتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا۔ کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آ سکتی۔ دولت ہو سکتی ہے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد یہ بیوی یا بچوں کے ضرور کام آئے گی۔ ان باتوں پر غور کرو اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 595۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

جماعت کو خاص نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو، ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا (الدھر:9)۔‘‘ (اور وہ کھانے کو اُس کی چاہت ہوتے ہوئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔)

’’وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفار ہی ہوتے تھے۔ اب دیکھ لو کہ اسلام کی ہمدردی کی انتہا کیا ہے۔ میری رائے میں کامل اخلاق کی تعلیم بجز اسلام کے اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی‘‘۔

(آپ نے جب یہ بیان کیا تو اس وقت آپ کی طبیعت خراب تھی۔ فرمایا جب مجھے صحت ہو جاوے تو مَیں ایک کتاب لکھوں گا جو اخلاق کے بارے میں ہوگی۔) بہرحال پھر آگے آپ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرا منشاء ہے وہ ظاہر ہو جاوے اور وہ میری جماعت کے لیے ایک کامل تعلیم ہو اور ابتغاء مرضات اللہ کی راہیں اس میں دکھائی جائیں۔ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ دیکھتا اور سنتا ہوں کہ کسی سے یہ سرزد ہوا اور کسی سے وہ۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی۔ میں جماعت کو ابھی اس بچہ کی طرح پاتا ہوں جو دو قدم اُٹھتا ہے تو چار قدم گرتا ہے۔ لیکن مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کو کامل کر دے گا۔ اس لیے تم بھی کوشش، تدبیر، مجاہدہ اور دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے کیونکہ اس کے فضل کے بغیر کچھ بنتا ہی نہیں۔ جب اس کا فضل ہوتا ہے تو وہ ساری راہیں کھول دیتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 219۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

بعض لحاظ سے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں اور توجہ سے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا، آپ نے اپنے صحابہ کے پاک نمونے دیکھے اور اِس زمانے میں بھی خدا تعالیٰ پورا فرما رہا ہے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض لحاظ سے بالغ ہو چکی ہے لیکن زمانے کے ساتھ ساتھ بعض برائیاں بھی جڑ پکڑ رہی ہیں۔ تکبر، نفس کی انائیں وغیرہ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے بعض جگہ بہت زیادہ نظر آنے لگی گئی ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف مقدمات، لڑائیاں، رنجشیں بہت زیادہ بڑھ رہی ہیں۔ اس طرف ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پس اگر ہم نے آپ کی حقیقی جماعت میں ہونے کا حقدار کہلانا ہے تو ہمیں اپنی حالتوں کی طرف ہر لمحہ اور ہر آن نظر رکھنی ہوگی۔ ہمارا علم کس کام کا ہے اگر موقع پر وہ ہمارے اخلاق کو ظاہر نہیں کرتا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم تبلیغ کرتے ہو، دوسروں کو نصیحت کرتے ہو لیکن جب موقع آئے تو تمہارے سے وہ ظاہر نہیں ہوتا، تمہاری اپنی حالتوں پر اُس کا اظہار نہیں ہو رہا ہوتا۔ پس علم وہی کام کا ہے جس کا سایہ ہمارے اوپر بھی نظر آتا ہو۔ جب تک ہمارے آپس کے تعلقات کا اظہار ہمارے اندر اور باہر کو ایک کر کے نہیں دکھاتا اُس وقت تک ہمارا علم بے فائدہ ہے۔ آج کے دور میں جبکہ جماعت کے خلاف مخالفت بھی شدت کو پہنچی ہوئی ہے ہمیں ہر سطح پر اپنی ذاتی خواہشوں اور اناؤں کو پسِ پشت ڈال کر ایک ہونے کی اعلیٰ ترین مثال قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو صحابہ کے نمونے پر چلانا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

گزشتہ جمعہ، خطبہ ثانیہ کے دوران میری ذرا لمبی کھانسی کی وجہ سے بعض لوگوں کو پریشانی بھی ہوئی تھی۔ عرب ملکوں سے بھی بعض اَور جگہوں سے بھی بڑی فیکسیں اور خط بھی آئے کہ ہم انتظار نہیں کر سکتے۔ اور اس کے ساتھ نسخے بھی اتنی بڑی تعداد میں آئے ہیں کہ اگر مَیں اُن کو استعمال کرنا شروع کر دوں تو شاید مزید بیمار ہو جاؤں۔ بہرحال لوگوں نے اپنی طرف سے نیک جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ اور یہ جو وبائی بیماریاں ہوتی ہیں اپنا وقت تو لیتی ہی ہیں۔ علاج مَیں اپنے طور پر ہومیوپیتھی کا کرتا ہوں۔ باقی ڈاکٹروں کی مدد سے بھی کچھ نہ کچھ کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ بس دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 16

میں سورج اور چاند کو گرہن لگے گا۔ یہ سب باتیں پوری ہوئیں اور مسیح و مہدی کا دعویٰ کرنے والا بھی موجود تھا۔ اس وقت ان حوالوں سے، ان سب پیشگوئیوں کے حوالوں سے وہ اعلان بھی کر رہا تھا کہ جس موعود کے آنے کی خبر تھی وہ آ گیا اور یہ کہہ رہا تھا کہ اب خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس مسیح و مہدی کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام کو مان لو تا کہ دنیا اور عاقبت سنوار سکو، تا کہ فلاح پانے والے بن سکو، تا کہ کامیابیاں تمہارے ساتھ ہوں۔ کیونکہ اس غلام صادق کے ساتھ ہی اب تمام برکات وابستہ ہیں اور اس کے ساتھ ہی خلافت کے تا قیامت چلنے کی پیشگوئی بھی جڑی ہوئی ہے اور اس کے ساتھ ہی پوری ہو گی اور مسلمانوں کی بقا بھی اس میں ہے کہ اپنے اندر خلافت کو قائم کریں اور یہ بغیر مسیح موعود کے آنے کے قائم نہیں ہو سکتی۔ اب آج مسلمان اس نافرمانی کا نقصان اٹھا رہے ہیں یہ دہشت گردی کا لیبل جو چند لوگوں کی حرکتوں کی وجہ سے تمام مسلم امہ پر لگ گیا ہے یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے حکم پر عمل نہیں کرتے۔ اپنی مرضی کے احکام تو بخوشی قبول کر لئے لیکن جہاں دوسرے کا حق دینا ہو وہاں خدا کو بھی بھول جاتے ہیں اور رسول کو بھی بھول جاتے ہیں۔

پھر آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس اللہ کا خوف کرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ مومن کی یہی نشانی ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے۔ مومن کی کامیابی کا راز تقویٰ ہی میں ہے۔ تقویٰ اختیار کرنے والے کو خدا تعالیٰ بے شمار انعامات اور فضلوں سے نوازتا ہے۔ یہ تقویٰ کا مضمون ایسا ہے جسے ہر احمدی کو بھی ہر وقت اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانا اور باوجود واضح حکم کے اور تمام نشانیاں پورے ہونے کے نہیں مانا وہ تو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق فلاح پانے والے بھی نہیں ہیں اور اس مراد کو بھی پانے والے نہیں ہیں جو ایک مومن کا مطمح نظر ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ لیکن اگر بیعت کرنے کے بعد ہم صرف اتنی سی بات پر خوش ہو جائیں کہ ہم نے اطاعت کا نمونہ دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کے حکم کو مان لیا اور آنے والے مسیح و مہدی کو مان لیا تو ہمارے لئے صرف اتنا کافی نہیں ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے تمام احکام پر نیک نیتی کے ساتھ عمل کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے اور یہ اس وقت حقیقی رنگ میں ہو سکتا ہے جب اللہ کا خوف بھی ہو اور تقویٰ بھی ہو۔ ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کے لئے ہو تب حقیقی کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں اور مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ پس یہ تقویٰ کے معیار بڑھانا اب ہمارا فرض ہے تا کہ حقیقی انعام یافتوں کے زمرے میں شامل ہو سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسے منعقد کرنے کے جو مقاصد تھے ان میں سے ایک بہت بڑا مقصد یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت اور تقویٰ پیدا ہو اور اپنے اندر یہ پیدا کرتے ہوئے ایک احمدی اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے والا ہو۔

اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ہمیں صرف یہی توجہ دلاتا ہے کہ میرے حقوق ادا کرو یا میرے بندوں کے حقوق ادا کرو، یہ تمہارا فرض ہے۔ بلکہ تقویٰ کے فوائد سے ایک مومن ذاتی طور پر بھی فائدہ اٹھاتا ہے اور مِنْ حَیْثُ الجماعت بھی فوائد حاصل ہو رہے ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں بیشمار جگہ تقویٰ کا ذکر ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے ہمیں ان تمام احکام کی پیروی کی طرف توجہ دلائی ہے جو قرآن کریم میں درج ہیں۔

فرمایا: وَھٰذَا کِتَابٌ أَنزَلْنَاہُ مُبَارَکٌ فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (سورۃالانعام:156)

یہ ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے برکت والی ہے پس اس کی پیروی کرو۔ تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

پس پہلی بات تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جذب کرنے کے لئے قرآنی احکام کی پیروی کرنا ضروری ہے، ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ صرف ایک حکم کی نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ فرداً فرداً ہر حکم پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ایک حکم یا چند حکموں کو ماننے سے ایمان کامل نہیں ہو جاتا۔ پس اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کے لئے تقویٰ اہم شرط ہے۔ حضرت مسیح موعو علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ ایمان کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ اور تقویٰ کیا ہے جیسا کہ ہم نے اس آیت میں دیکھا کہ قرآن کریم کے احکامات کی پیروی ہے۔ گویا ان احکامات کی پیروی تو ایمان کا پہلا مرحلہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمائی ہے اور ایک مومن تو اس بات پر خوش نہیں ہو سکتا کہ پہلے مرحلے کے بھی صرف ایک حصہ پر عمل کرے اور تھوڑے سے حصے پر عمل کر کے سمجھ لے کہ میں نے جو پانا تھا پا لیا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے بعد اب ہمارے لئے مزید راستوں کا تعین ہو رہا ہے اور ہر ایک کو اپنے اپنے راستوں کا تعین کرنا چاہئے۔ پہلے مرحلے میں آپ نے ایک حصے پر عمل کر کے مسیح و مہدی کو مان لیا۔ اب اس مرحلے کی جو پہلا مرحلہ ہے اس کی چھ سات سو سیڑھیاں ہیں۔ وہ تمام قرآنی احکامات ہیں جو ایمان کو کامل کرتے ہیں یہ پہلا مرحلہ ہے۔ ابھی تو ان سیڑھیوں پر چڑھنا ہے۔ پھر جب اس منزل پر پہنچیں گے تو اس منزل کے حصول کے بعد نئے مرحلے نظر آئیں گے تو پھر ان کے حصول کے لئے کوشش کرنی ہے۔ بیعت کرنے کے بعد اس صوفی کے خیالات نہیں اپنا لینے جس کا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ بیان فرمایا ہے کہ مجھ سے کہنے لگا کہ اگر کوئی کشتی میں سفر کر رہا ہو اور کنارا آ جائے تو کیا کشتی سے اتر جانا چاہئے یا بیٹھے رہنا چاہئے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ اس کا مقصد کیا ہے۔ مَیں نے اس سے کہا کہ اگر تو تم جس دریا میں سفر کر رہے ہو اس کا کوئی کنارا ہے تو اتر جاؤ۔ اگر تو وہ بے کنار سمندر ہے اور تم کنارا سمجھ کر اترے تو پھر تم ڈوب جاؤ گے۔ تو یہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچنے کے لئے مرحلے ہیں، راستے ہیں یہ تو بے شمار ہیں۔ یہ تو ایسا سمندر ہے جو بے کنار ہے جس کی کوئی حدود نہیں ہیں۔ تو جہاں بھی کنارا سمجھ کر ہم بیٹھ جائیں گے وہیں ہم ڈوبنا شروع ہو جائیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کو پانے، اس کا قرب حاصل کرنے، ایمان میں بڑھنے کی تو کوئی حد ہی نہیں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد ہم نے ایمان میں بڑھنا ہے۔ یہی ہمیں حکم ہے۔ اور ایک مومن کو بڑھنا بھی چاہئے، ایک احمدی کو، تقویٰ میں آگے قدم بڑھانا چاہئے اور پھر یہ تقویٰ جو ہے اس میں بڑھنا ہمیں غیروں کے حملوں سے بھی محفوظ رکھے گا۔ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی ہم اللہ تعالیٰ کی حفاظت کی ڈھال میں رہیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ متقی کو میں تکلیف سے نجات دلاتا ہوں۔ ہم تکلیف سے نجات کے لئے، ان سے بچنے کے لئے، بہت سے دنیاوی ذریعے استعمال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے اپنے اوپر پورا ہونے کے لئے بھی کوشش کر کے دیکھیں۔ فرمایا: وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا (سورۃالطلاق:3) یعنی جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تکلیف سے نکلنے کی کوئی نہ کوئی راہ نکال دیتا ہے۔ پھر فرمایا وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (سورۃالطلاق:4) اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوتا۔ آجکل دنیا سمجھتی ہے کہ رزق چالاکیوں سے حاصل کیا جاتا ہے یا دین کی پرواہ نہ کر کے صرف دنیا کمانے سے ہمیں رزق مل سکتا ہے۔ جماعتی پروگراموں کو چھوڑ کر اپنے کاروباروں اور نوکریوں پر توجہ دینے سے ہمیں رزق میسر آ سکتا ہے۔ یا اگر دنیا کو دیکھیں کاروبار کے لحاظ سے، معیشت کے لحاظ سے تو سود کو رزق دینے کا بہت بڑا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ آج کل کی تجارتوں کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ بہت ضروری ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے سود کا کاروبار کرنے والے کو اپنے سے جنگ کرنے والا ٹھہرایا ہے۔ یا سود کے کاروبار کو اپنے سے جنگ کے مترادف قرار دیا ہے۔ آج دیکھ لیں دنیا باوجود اس بات کے یہ خیال کرتی ہے کہ سود سے ہی ہمارے کاروبار بچ سکتے ہیں۔ بڑے بڑے بینکوں اور کاروباروں کا دیوالیہ ہو رہا ہے۔ روز خبریں آتی ہیں اور حکومتیں تک اس سے متأثر ہو رہی ہیں۔ حکومتوں نے بیچ میں آ کے اب ان اداروں کو اور بینکوں کو سرمایہ فراہم کرنا شروع کیا ہے۔ لیکن یہ سرمایہ بھی کہاں سے آئے گا۔ حکومتوں کے پاس بھی ٹیکس سے ہی پیسہ آتا ہے۔ ایک وقت آئے گا یہ سارا نظام بیٹھ جائے گا اور جیسا کہ میں نے کہا آئندہ ایسے حالات ہوں گے کہ اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ حکومتیں بھی اس سے متأثر ہوں گی۔ شواہد یہی ہیں کہ یہ عارضی انتظامات جو حکومتیں کر رہی ہیں یہ کچھ عرصے کے لئے ہیں۔ کچھ کام نہیں آئیں گے۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمان کہلانے والے بھی اس سودی کاروبار میں ملوث ہیں۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سمجھتے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو سمجھتے (یہ تو حکم ہے) تو آہستہ آہستہ دنیاوی معیشت کی تباہی کا یہ اثر، جو اسلامی ملکوں کی طرف بڑھ رہا ہے اس سے مسلمان متأثر ہونے سے بچ سکتے تھے۔ جیسا کہ بعض اسلامی ملکوں نے اعلان کیا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا پیسہ محفوظ ہے لیکن اب یہ لوگ بھی محفوظ نہیں ہیں کیونکہ ان کے کاروبار بھی، ان کا پیسہ بھی، ان کا سرمایہ بھی سُود میں لگا ہوا ہے۔ محفوظ ہونے کی اب صرف ایک ہی صورت ہے کہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے سود کو چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کریں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کا یہ جنگ کا اعلان جو ہے یہ صرف غیر مسلموں کے لئے نہیں ہے بلکہ جو بھی اس لعنت میں ملوث ہو گا وہ اس سے متأثر ہو گا اور نقصان اٹھائے گا۔ ماضی میں بھی اس لعنت کی وجہ سے ایک طرح سے حکومتیں گروی رکھی جاتی رہیں اور اب بھی اس کے ساتھ ساتھ جو حکومتیں گروی رکھی جا رہی ہیں۔ اور اس طرح معیشت کی تباہی کے نظارے بھی دنیا نے دیکھ لئے۔

پس مومن کو یہ حکم ہے کہ تقویٰ سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے رزق مہیا کرے گا۔ تمہاری تکلیفیں دور کرے گا۔ پر شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کے حکم کی اطاعت کرو۔ تقویٰ پر قدم مارو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے وہ بڑی طاقت والی ذات ہے جب اس پر کسی امر کے لئے بھروسہ کرو گے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ لیکن فرمایا جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے وہ اہل دین تھے ان کی ساری فکریں محض دینی امور کے لئے تھیں اور ان کے دنیوی امور حوالہ بخدا تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے لئے حارج ہوں اور یہ جو کاروباروں والے یا جو ملازمتوں والے بعض جماعتی پروگرام چھوڑ دیتے ہیں ان کو بھی یہ سوچنا چاہئے اگر دین کی خاطر تقویٰ اختیار کریں گے اور ان نقصانوں کو، معمولی نقصانوں کو اس ارادے سے برداشت کریں گے کہ خدا کی خاطر ہم برداشت کر رہے ہیں تو انشاءاللہ نقصان نہیں ہو گا۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا سود سے بچنے کا جو اتنا سخت حکم ہے تو یہ بھی دین کا ہی معاملہ ہے۔ اگر کوئی اپنے کاروبار میں سود سے اس لئے بچتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور یہ ایمان کا معاملہ ہے تو اگر کوئی عارضی مشکلات آئیں گی بھی تو خدا تعالیٰ ان میں سے جلد نکال دے گا۔ پر تقویٰ شرط ہے۔ اس کے احکامات پر عمل شرط ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی ایک احمدی کو اپنا خاص کردار ادا کرنا چاہئے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور مختلف حاجات رکھتا ہے۔ ان کے حل اور روا ہونے کے لئے بھی تقویٰ ہی کو اصول قرار دیا ہے۔ معاش کی تنگی بھی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے۔ خدا متّقی کے لئے ہر شکل میں ایک مخرج پیدا کر دیتا ہے اور اس کو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ اس کو ایسے طور سے رزق دیتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہ لگے۔

فرمایا اب غور کر کے دیکھ لو کہ انسان دنیا میں چاہتا کیا ہے۔ انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سکھ اور آرام ملے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے اور دوسرے لفظوں میں اسے قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں اور اس کا نام صراط مستقیم ہے۔

فرمایا کوئی یہ نہ کہے کہ کفار کے پاس بھی مال و دولت اور املاک ہوتے ہیں اور وہ اپنی عیش و عشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیا داروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تم نے ان کی صورت کو دیکھا ہے مگر میں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ کرتا ہوں۔ وہ ایک سعیر اور اغلال میں جکڑے ہوئے ہیں یعنی آگ میں جل رہے ہیں اور طوق ان کی گردنوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

پس آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ تقویٰ سے دوری کا کیا نتیجہ نکل رہا ہے لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا ایک احمدی کو اپنے تقویٰ کے معیاروں کو دیکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ذاتی طور پر بھی دینی اور دنیاوی مشکلات و مصائب اور ان کے شر سے محفوظ رہے اور جماعت کی حیثیت سے بھی اور یہی وہ امن کا مقام ہے جو ایک متقی کو اس دنیا میں بھی ملتا ہے اور مرنے کے بعد بھی جس کا خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ (سورۃالدخان: 52) متقیوں کے لئے یقیناً امن کا مقام ہے۔

پس یہ وہ دائمی امن ہے جس کے لئے ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ یعنی جو مومن انعام یافتہ کہلانے کا دعویٰ کرنے والے ہیں، جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا ہم اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں میں سے ہیں اور ان میں سب سے بڑھ کر ہیں۔ اگر ہم حقیقت میں اپنے اندر یہ پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (سورۃالتوبہ:7) کہ اللہ تعالیٰ

متقیوں سے محبت کرتا ہے۔ اور پھر ایک جگہ فرمایا: وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ (سورۃالجاثیۃ:20) اور اللہ متقیوں کا دوست ہے۔ پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے سلوک اور متقی کا اللہ تعالیٰ صرف دوست ہی نہیں بلکہ متقی اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز بھی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کرنے والے کو کبھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔ دنیا والے اپنے عزیز تعلقات کو نبھانے کے لئے جو بھی وسائل میسر ہوں ان سے ان کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں، ان کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو پھر خدا تعالیٰ اپنے دوست اور پیار کرنے والے دوست اور معزز دوست کے لئے کیا کچھ نہیں کرتا یا نہیں کرسکتا جو تمام دنیا کا مالک بھی ہے۔ دنیا کے خزانے تو محدود ہیں۔ خدا تعالیٰ کے خزانے تو لامحدود ہیں۔ پس بڑی کوشش سے ہمیں اپنے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرنے کی کوشش کرتے چلے جانا چاہئے تاکہ ان انعامات کے وارث بنتے چلے جائیں جو خدا تعالیٰ نے اپنے پیاروں، اپنے دوستوں اور ان کے لئے رکھے ہیں جن کو خدا تعالیٰ معزز سمجھتا ہے یا جو خدا تعالیٰ کی نظر میں معزز ہیں۔ دنیا کی عزتیں تو عارضی ہیں، اصل عزت تو وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس اصل کو سمجھنے والا ہو۔ پھر اگلی آیت میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ (سورۃالنور:54)۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی پکی قسمیں کھاتے ہیں۔ کس بات پر قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر اللہ اور رسول حکم دیں تو وہ ہر قربانی کے لئے گھر سے نکل کھڑے ہوں گے اور یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے۔ ان کے بڑے دعوے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لَّاتُقْسِمُوْا طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ (سورۃالنور:54)۔ ان سے کہہ دو کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ معروف اطاعت کرو۔ ایسی اطاعت کرو جو عرف عام میں اطاعت کہلاتی ہے۔ اگر چھوٹی چھوٹی باتوں میں اطاعت نہیں تو بڑی باتوں میں بھی اطاعت نہیں ہوگی۔ نظام جماعت کے فیصلے ہوں تو فوراً مانو۔ ورنہ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ نظام جماعت کے فیصلے تو مان نہیں رہے یا اگر مان بھی لو تو بڑی بے چینی سے ان کو تسلیم کر رہے ہو۔ بجائے خوش دلی سے قبول کرنے کے، دل میں انقباض ہو۔ فرمایا کہ اطاعت ایسی ہو جو کامل اطاعت ہو یہ انقباض والی اور بے چینی والی اطاعت نہیں ہونی چاہئے۔ ایسی اطاعت کرنے والے جو کامل اطاعت کرنے والے ہیں وہ پھر وہ لوگ ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم ظاہر میں کیا کرتے ہو اور تمہارے دلوں میں کیا ہے۔

پس جہاں ہم احمدیوں کو خوش ہونا چاہئے کہ ہم نے کامل وفا اور اطاعت کا اظہار کرتے ہوئے زمانے کے امام کو مانا ہے، لبیک کہا ہے جس سے دوسرے محروم ہیں اور صرف منہ سے اطاعت کا نعرہ لگاتے ہیں وہاں استغفار اور توبہ کی طرف توجہ دیتے ہوئے اس انعام سے چمٹے رہنے کی دعا بھی کرنی چاہئے۔ کبھی ایسا وقت نہ آئے جب ہمارے ایمانوں میں دنیاوی تکالیف کی وجہ سے ہلکی سی لغزش بھی آئے۔ ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمیں ہمیشہ ثبات قدم حاصل رہے۔ کبھی ہمارے دلوں میں کجی نہ آئے۔ کبھی ہمارے اندر دنیا کا لالچ پیدا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس ایسے لوگ جو توبہ اور استغفار کرتے ہوئے اس کی طرف جھکے رہیں گے، وہ لوگ جو اطاعت کے معیار حاصل کرتے چلے جانے والے ہوں، تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں، ان کو ایک ایسا انعام ملتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے پختہ ایمان والوں سے وعدہ کیا ہے۔ ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو نیک اعمال بجالانے والے ہیں وہ وعدہ کیا ہے؟ وہ وعدہ یہ ہے کہ انہیں خلافت کے انعام سے نوازا ہے۔ خلافت کا انعام ملنے کا فائدہ کیا ہے؟ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ خلافت کا ادارہ اور خلیفۂ وقت ہر قسم کے خوف سے آزاد ہوگا۔ خوف کے حالات تو پیدا ہوں گے لیکن ایسے حالات میں وہ صرف خدا تعالیٰ کے آگے جھکے گا اور اللہ تعالیٰ خوف کے حالات کو پھر جماعت کے لئے بھی امن میں بدل دے گا۔ مومنوں کے لئے ڈھارس کے سامان خدا تعالیٰ اس ذریعہ سے پیدا فرمائے گا۔ مومن جب بھی پریشانی میں مبتلا ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی تسکین کے سامان پیدا فرمائے گا۔ پس یہ انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اس آیت سے پہلے کی چار آیات میں اور بعد میں بھی ایک دو آیات میں اطاعت پر جو اتنا زور دیا گیا ہے تو یہ اس لئے ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد خلافت کی اطاعت کا بھی حکم ہے کیونکہ نبوت کی نیابت کی وجہ سے خلافت کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد اولوا الامر کی بھی اطاعت کرو اور روحانی سلسلوں میں نبوت کے بعد اولوا الامر سب سے اوّل خلیفۂ وقت ہوتا ہے اور اس کے بعد پھر مرتبے کے لحاظ سے جماعت کا نظام ہے۔ اس پر مامور لوگ ہیں یا دنیاوی لحاظ سے جس ملک میں رہتے ہیں اس کا سربراہ ہے۔ اس کے بعد مرتبے کے لحاظ سے باقی انتظامیہ کے عہدیداران ہیں۔ پس یہ خدا تعالیٰ نے مومنوں کو تسلی دی ہے کہ جب تمہارے اطاعت کے معیار اچھے ہوں گے، روحانی سلسلوں میں جماعت احمدیہ کو خاص طور پر، تمہاری ایمانی حالتیں بہتری کی طرف مائل ہوں گی، تم تقویٰ میں ترقی کرنے کی طرف کوشش کرتے رہو گے تو جہاں تمہیں ذاتی مفاد حاصل ہو رہے ہوں گے وہاں سب سے بڑا فائدہ تمہیں یہ ہوگا کہ نبی کے بعد تم بے یار و مددگار نہیں چھوڑے جاؤ گے بلکہ خدا تعالیٰ خلافت کے ذریعے تمہیں دوبارہ تھام لے گا۔ یہ خوشخبری دی کہ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام ہی تمہارے لئے چن لیا ہے تو اس پر تمہیں قائم رکھنے کے لئے، ہمیشہ اپنے انعامات سے نوازنے کے لئے خلافت کے ذریعہ ہی تمہیں تمکنت دین بھی عطا کرے گا اور انعامات سے بھی نوازے گا۔ خوف کے حالات جب بھی پیدا ہوں گے، اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر، خلیفۂ وقت اور مومنوں کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ ان کی تسکین کے سامان پیدا فرما دے گا۔ یہ میرا پہلے کا بھی تجربہ ہے اور روزانہ میں ڈاک میں ایسے خط پڑھتا ہوں کہ ذاتی یا جماعتی جب بھی کوئی پریشانی ظاہر ہوتی ہے جماعت کے افراد خود بھی دعا کرتے ہیں اور خلیفۂ وقت کو بھی لکھتے ہیں تو وہ سب پریشانیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ اس اکائی کی وجہ سے خدا تعالیٰ ایسے ایسے معجزات دکھا رہا ہوتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ غیر بھی اعتراف کرتے ہیں کہ یقیناً خدا تمہارے اور تمہارے خلیفہ کے ساتھ ہے جو ایسے معجزات ہوئے ہیں۔ لیکن دنیا کا خوف پھر ان کی راہ میں حائل ہو جاتا ہے اور قبول حق سے روکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس آیت کے آخر میں یہ کہہ کر وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورۃالنور:56) جو اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں قرار دیئے جائیں گے۔ یہ اعلان کر دیا۔ پس اس زمانے کے امام کو ماننے اور اس کے بعد خلافت کے نظام کے اندر آنے میں اب ہر مسلمان کی بقا ہے، دنیا کی بقا ہے۔ ورنہ یہ واضح نشانات دیکھنے کے بعد دنیا داری یا دنیا کا خوف اگر زمانے کے امام کو ماننے کی راہ میں حائل ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر تم نافرمانوں میں سے ہو۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانوں کے لئے کوئی ضمانت نہیں کہ ان کے خوف کو بھی امن میں بدل دے گا۔ ان کے لئے کوئی ضمانت نہیں کہ ان کی دعائیں اور عبادتیں قبول کی جائیں گی۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے لیکن اطاعت کا حکم اور اس کے نتیجے میں فضلوں کی بارش کا برسنا بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری اور انعام کے طور پر بتایا گیا ہے۔ پس اس انعام کی قدر کرنا ہر احمدی کا کام ہے اور احمدیت کا پیغام جو حقیقی اسلام کا پیغام ہے آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اس کو دنیا تک پہنچائیں اور اس کے بہتر نتائج اس وقت تک نہیں نکل سکتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نمازوں سے اللہ تعالیٰ کا فضل چاہو۔ دعائیں کرو۔ اس لئے نمازیں تم پر فرض کی گئی ہیں ان کو تمام تر شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ پانچ نمازیں ہیں۔ حتی الوسع اگر کوئی جائز عذر نہیں تو باجماعت نمازوں کی ادائیگی تمہارا فرض ہے۔ اس طرف تمہاری توجہ رہے گی تو تم اس انعام کے مستحق رہو گے۔ اس سے فیض پاتے رہو گے۔ ہر قسم کے شرک سے پاک رہو گے تو برکات بھی بڑھتی چلی جائیں گی اور فیض بھی تمہارا بڑھتا چلا جائے گا اور پھر اس کے ساتھ مالی قربانی کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ اس کے ساتھ فرمایا ان فرائض کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے جو مالی قربانیوں سے وابستہ ہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کا نظام ہمیشہ رہنا تھا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نظام خلافت کے وعدے کے ساتھ عبادتوں، نمازوں اور مالی قربانیوں کو رکھ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اس نظام کی حفاظت نمازوں کے قیام اور مالی قربانیوں سے ہوگی۔ اس زمانے میں جب مادہ پرستی ہوگی یعنی آج کل کے زمانے میں۔ اور دنیا ہوا و ہوس کی طرف جا رہی ہوگی خدا تعالیٰ کی طرف نظر رکھنا اور نظام جماعت کو چلانے اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہر صاحب حیثیت کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ ہر احمدی کو، ہر مومن کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینی ہوگی اور یہ جب ہوگا تبھی تم ہمارے رسول کی اطاعت کا حق بھی ادا کر سکو گے، خلافت کے فیض سے، انعام سے فیض اٹھاؤ گے اور یہ بات پھر مومنین کو خدا تعالیٰ کے رحم کی چادر میں لپیٹ لے گی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی خدا تعالیٰ انعامات سے نوازتا چلا جائے گا۔ اللہ کرے کہ افراد جماعت میں یہ روح ہمیشہ قائم رہے۔

اس کے بعد پھر خدا تعالیٰ نے مومنوں کو تسلی دلائی کہ یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ کفار یا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرنے والے کبھی ہمیں اتنا عاجز کرسکیں گے کہ ہماری ترقیاں رک جائیں گی۔ ان کی تدبیریں جتنی بھی بڑھتی چلی جائیں، ان کے مکر جتنے بھی بڑھتے چلے جائیں، ان کی کوششیں اور مخالفتیں جتنی بھی بڑھتی چلی جائیں، اللہ خَیْرُ الْمَاکِرِیْن ہے۔ اس کے یہ الفاظ جو ہیں ہمیں ڈھارس بندھا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کی ڈھال کے پیچھے جماعت نے ترقی کرنی ہے۔ چند لوگوں کی شہادت یا کچھ لوگوں کے جیل میں بند رہنے سے یا مالی نقصان پہنچنے سے یا پہنچانے سے اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کو تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ مومنوں سے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان تکلیفوں کے بدلے میں مَیں تمہیں بہترین اجر سے نوازوں گا۔ لیکن منکرین کو اس تنبیہ اور انذار کو سامنے رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بدترین ٹھکانے سے ڈرا رہا ہے۔ ہم تو رحم کے جذبے سے مخالفین کے لئے بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس انذار سے بچائے۔ اس کے اثرات سے بچائے۔ پس ہمیں تو ان سے ہمدردی ہے۔ جہاں تک ہمارا سوال ہے ہمیں تو نہ کوئی خوف ہے نہ فکر ہے۔ ہماری زندگی میں بھی انعامات کی خبر ہے اور ہماری موت کے بعد بھی ہمیں اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی خوشخبری دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ نے یہی بتایا ہے کہ جماعت کے خلاف جو بھی فرعون اٹھا اللہ تعالیٰ نے اسے اس انعام کی برکت کی وجہ سے جو خلافت کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے تباہ و برباد کر دیا۔

پس ہماری تاریخ تو الٰہی تائیدات اور خوف کی حالت سے امن کی حالت میں آنے سے بھری پڑی ہے۔ آج بھی وہی خدا ہے، وہی مسیح محمدی کی جماعت ہے، وہی نظام خلافت ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے خوف سے امن میں بدلنے کے وعدے کئے ہوئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جو نظارے ہمیں ماضی میں دکھائے گئے آئندہ بھی دکھاتا چلا جائے گا۔ پس میں مخالفین سے بھی یہ کہتا ہوں کہ اپنی دنیا و عاقبت خراب کرنے کی بجائے اس انعام سے فیض پانے کی کوشش کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بھیجا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی، ہر فرد جماعت کو اس اطاعت کا کامل نمونہ دکھانے کی توفیق عطا فرمائے جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات کے ہمیشہ اور پہلے سے بڑھ کر وارث بنتے چلے جائیں۔

اب اس کے بعد دعا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمام مہمانوں کو جو اس جلسے میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔ ایمان اور ایقان میں ان کو بڑھائے۔ اپنی حفاظت سے آپ لوگوں کو رکھے۔ گھروں میں بھی اور سفر میں بھی اور یہاں بھی۔ اب دعا کر لیں۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A. Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 2

اولاد میں بانٹیں جس میں سے ایک حضور کے پاس ہے۔ حضور کے والد صاحب نے یہ فیصلہ کس طرح کیا تھا کہ وہ انگوٹھی حضور کو ملے۔ اور جو تیسری انگوٹھی ہے، وہ اس وقت کہاں ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو ملی تھی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تین انگوٹھیاں تھیں۔ حضرت امّاں جانؓ نے اپنے تینوں بیٹوں کو دے دی تھیں۔ "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پاس اور جو دوسرا الہام تھا "اُذْکُرْ بِنِعْمَتِیْ" وہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے پاس اور "مولیٰ بس" اُن کے تیسرے چھوٹے بیٹے (حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ) کے پاس آئی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پاس تھی۔ مَیں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ خلافت کے پاس رہے گی۔ دوسری انگوٹھی جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے پاس تھی، وہ آپؓ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے بڑے بیٹے حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کو دے دی تھی اور وہ اُن کے پاس ہی تھی۔ اُن کی اپنی تو کوئی اولاد نہ تھی، اُن کے لے پالک بیٹے ظاہر احمد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نواسے اور چودھری فتح محمد صاحب سیالؓ جو انگلستان کے مبلغ رہے ہیں، کے پوتے ہیں، آجکل اُن کے پاس ہے۔ تیسری انگوٹھی جو "مولیٰ بس" والی ہے، وہ میری والدہ نے مجھے دی تھی۔ والد صاحب کی وفات کے بعد اُن کا خیال تھا کہ جو واقف زندگی ہوگا اُس کو دوں گی تو اُس وقت وہ مَیں ہی تھا۔ تو اُس وقت سے یہ ملی ہوئی ہے۔ سفروں میں یا اکثر مجلسوں میں پہن لیتا ہوں۔ آج بھی مَیں نے دونوں پہنی ہوئی ہیں۔ تو بس مختصر جواب یہی ہے۔

۞ ...... حضور انور نے ایک طالبعلم سے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اپنے زائد مطالعہ میں نہیں رکھی ہوئی؟ حضور انور نے فرمایا کہ **اپنے وقت کو تقسیم کریں اور مطالعہ کے لئے وقت نکالیں۔ چھوٹی چھوٹی جتنی کتابیں پڑھ سکتے ہیں، پڑھیں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جامعہ احمدیہ یوکے میں ایک لڑکا ہے۔ اُس نے روحانی خزائن پڑھنی شروع کی۔ اب خامسہ میں ہوا ہے یا خامسہ پاس کی ہے تو اُس نے "روحانی خزائن" 23 جلدیں ساری پڑھ لی ہیں اور تفسیر کبیر کی بھی آٹھ جلدیں پڑھ لی ہیں۔

طلباء جامعہ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا یہ پروگرام دو بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں سب طلباء جامعہ نے گروپ کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ امسال نئی داخل ہونے والی کلاس درجہ ممہدہ نے اپنی کلاس کی علیحدہ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ بعدہٗ تمام طلباء جامعہ اور اساتذہ کرام کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرف مصافحہ بخشا۔

دو بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس دوران تشریف فرما رہے۔

1۔ عزیزہ عظمیٰ احمد صاحبہ بنت مکرم حنیف احمد ملک صاحب کا نکاح عزیزم ذیشان بابر احمد صاحب ابن مکرم سعید احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ اور دوسرا نکاح عزیزہ عائشہ صدیقہ ثاقب صاحبہ بنت مکرم عبدالمنعم صاحب کا نکاح عزیزم ناصر احمد ثاقب ابن مکرم محمود احمد ثاقب صاحب کے ساتھ طے پایا۔

اعلان نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الاحد کے سنگ بنیاد کی تقریب

آج پروگرام کے مطابق Limburg شہر میں "مسجد بیت الاحد" کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔

چار بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Limburg کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً 45 منٹ کے سفر کے بعد پانچ بج کر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Limburg تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے احباب، مرد و خواتین اور بچے بچیاں، اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں نے خیر مقدمی دعائیہ گیت پیش کئے۔ مقامی صدر جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

شہر Limburg کے میئر نے آج کی اس تقریب کے لئے اپنا نمائندہ بھجوایا تھا۔ اس نمائندہ نے بھی مصافحہ کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں با قاعدہ تقریب کا آغاز ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو اور جرمن زبان میں ترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

Limburg شہر جرمنی کے صوبہ Hessen میں بہنے والے دریا Lahn کے کنارہ پر آباد ہے۔ زراعت کے لحاظ سے اس شہر کی زمین بہت زرخیز ہے۔ اس شہر کے گردونواح میں ایک پہاڑی سلسلہ ہے جہاں 800ء میں ایک قلعہ تعمیر کیا گیا۔ تاریخی لحاظ سے اس شہر کا ذکر 910ء میں ملتا ہے جب اُس وقت کے شہنشاہ نے اس علاقہ میں ایک گرجا بنانے کا ارادہ کیا۔

Limburg شہر میں جماعت احمدیہ کی بنیاد 1984ء میں پڑی۔ اُس وقت صرف پانچ افراد پر مشتمل جماعت تھی اور مکرم مبارک احمد صاحب اس جماعت کے پہلے صدر تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں کی تجنید دوسو کے قریب ہے۔ یہاں کی جماعت ترقی کر رہی ہے اور شہر کی مقامی انتظامیہ سے اس کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔

مسجد کی تعمیر کے لئے خریدے جانے والے قطعہ زمین کا رقبہ 1809 مربع میٹر ہے اور یہ پلاٹ 2008ء میں ایک لاکھ اسّی ہزار یورو کی لاگت سے خریدا گیا۔ اس پلاٹ کے ایک حصہ میں لکڑی کی ایک عمارت پہلے سے تعمیر شدہ ہے جسے اس وقت مقامی جماعت بطور نماز سینٹر اور اپنے جماعتی مرکز کے لئے استعمال کر رہی ہے۔

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب سے خطاب فرمایا:

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع سنگ بنیاد مسجد بیت الأحد

تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"الحمدللہ کہ آپ کو، اس شہر کے لوگوں کو، آج یہاں مسجد کی بنیاد رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مساجد کی بنیاد کا اصل مقصد ایک خدا کی عبادت کے لئے ایک گھر کی تعمیر کرنا اور اس عمارت میں، اس گھر میں، عبادت کے لئے آنے والوں کا اپنے واحد خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایک ہو کر زندگیاں گزارنا ہے۔

پس مساجد کی بنیاد جہاں ایک خدا کی عبادت کی طرف توجہ دلاتی ہیں وہاں عبادت گزاروں کے ایک ہونے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں اور ہر قسم کی رنجشیں، کدورتیں، اختلافات کو دُور کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔

یہ مساجد اُن لوگوں کے لئے امن اور بھائی چارے کا ایک سمبل (Symbol) ہوتی ہیں جو اس میں آ کر عبادت کرتے ہیں۔ یہ ایک سمبل ہیں اُن لوگوں کے لئے جو اس ماحول میں رہنے والے ہیں لیکن عبادت کے اس طریق کو نہیں جانتے جو اس مسجد میں آنے والے کرتے ہیں۔

پس اس مقصد کو یہاں کے رہنے والے باشندوں کو، احمدیوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ یہاں اس علاقہ کے لوگوں کو آپ نے یہ پیغام دینا ہے۔ اگر بعض دفعہ ایسے خیالات اردگرد کے ماحول میں پیدا ہو جاتے ہیں کہ شاید مسلمانوں کی مسجد بن رہی ہے تو اس علاقہ کا امن یا سکون جو ہے وہ متأثر نہ ہو، ڈسٹرب نہ ہو۔ لیکن مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جب مسجد بنے گی اور اس میں آنے والے عبادت گزار اپنے نمونے دکھائیں گے تو یہ شکوک و شبہات دُور ہو جائیں گے اور ان کو دُور کرنا آپ لوگوں کو ہی کام ہے۔

امیر صاحب نے جس طرح بیان کیا کہ یہاں اس جگہ پولیس Hut تھی۔ پولیس کی جگہ ہے۔ اس لحاظ سے محفوظ مسجدوں میں سے ہے۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں یہ اس وجہ سے محفوظ مسجد نہیں ہے بلکہ یہاں مسجد کا بننا اس علاقہ کی حفاظت کا ذمہ دار ہوگا۔ دنیا کو یہ پیغام جائے گا کہ یہ پولیس والے تو دنیاوی قانون کے تحت، اس کی پابندی کروانے والے ہیں یا دنیاوی قوانین جو ہیں وہ تمہیں پابند کرتے ہیں کہ پُر امن رہو، نہیں تو سزا ملے گی۔ لیکن مساجد ہمیں یہ پیغام دیتی ہیں کہ تم وہ لوگ ہو جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بھی ہیں اور بندے کا حق ادا کرنے والے بھی ہیں۔ پس جہاں حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہوگی نہ کہ حقوق غصب کرنے کی طرف، وہاں نہ کسی پولیس کی ضرورت ہوتی ہے نہ کسی خوف اور خطرے کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ وہی لوگ علاقہ کے امن کی ضمانت بن جاتے ہیں۔

پس آپ لوگوں کی یہاں مسجد کی بنیاد اور اس کی تعمیر کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ اس علاقہ کے لوگ دیکھیں گے کہ یہ علاقہ اگر کسی لحاظ سے پہلے محفوظ تھا تو اب اس سے بڑھ کر محفوظ ہو گیا اور ہم تو اس پیغام کو ماننے والے ہیں جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ تم لوگوں نے جنگ کرنے والوں کو اس لئے روکنا ہے کہ اگر ان کفار کے ہاتھ کو کھلی چھٹی دے دی تو یہ تمہارے جتنے عبادت کرنے والے لوگ ہیں، چاہے وہ یہودی ہیں، عیسائی ہیں، ہندو ہیں یا کسی اَور مذہب کے ہیں، اُن کو بھی عبادت کرنے نہیں دیں گے اس لئے تمہیں یہ اجازت دی جاتی ہے کہ ایسے قانون شکن لوگوں کے ہاتھوں کو روکو، اس لئے نہیں کہ تم نے اپنی مسجد بچانی ہے بلکہ اس لئے کہ تم نے علاقہ کے مختلف مذاہب کے لوگ جو یہاں رہتے ہیں اُن کی عبادت گاہوں کی بھی حفاظت کرنی ہے۔

پس یہ مسجد ہر لحاظ سے، ہر مذہب کے لوگوں کے لئے ایک حفاظت کا مینار اور سمبل (Symbol) بنے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اب میرا خیال ہے کہ بنیاد رکھی جائے گی اور بنیاد کے وقت ہی جو بنیادی اینٹیں رکھی جانی ہیں اس کے بعد ہی انشاء اللہ تعالیٰ دعا ہوگی"۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بج کر 42 منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس جگہ تشریف لے گئے جہاں "مسجد بیت الأحد" کا سنگ بنیاد رکھنا جانا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنیادی اینٹ دعاؤں کے ساتھ نصب فرمائی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور احباب کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت عطا ہوئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی)، مکرم عبدالماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم طاہر احمد صاحب (ریجنل مربی سلسلہ)، مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب (صدر مجلس انصاراللہ جرمنی)، مکرم حافظ مظفر عمران صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)، مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی)، مکرم ملک سکندر حیات صاحب (نیشنل سیکرٹری تربیت)، مکرم طاہر محمود صاحب (صدر جماعت Limburg)، مکرم مبارک احمد صاحب (جنرل سیکرٹری جماعت لمبرگ)، مکرم غلام محی الدین صاحب (زعیم انصاراللہ لمبرگ)، مکرم عظمت اللہ چٹھہ صاحب (قائد مجلس خدام الاحمدیہ لمبرگ)، مکرمہ شاہدہ نصرت صاحبہ (صدر لجنہ لمبرگ)۔

علاوہ ازیں واقفین نَو میں سے درج ذیل دو بچوں نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی:

عزیزہ ہالہ رفعت (واقفہ نو)، عزیزم اطہر Jaqoob Grun (واقف نو)

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے دوران احباب جماعت زیر لب "رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم" کی دعا کا ورد کرتے رہے۔ سنگ بنیاد کی یہ تقریب پانچ بج کر 50 منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت نے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ مہمانوں میں میئر کے نمائندہ کے علاوہ یہاں کی لوکل پولیس کے ایک افسر بھی آئے ہوئے تھے۔

☆ میئر کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سن کر کہا کہ **"اگرچہ مَیں خدا کا قائل نہیں**

ہوں لیکن آج جو باتیں خلیفۃ المسیح نے کی ہیں وہ سب سچی اور صحیح ہیں اور خدا کے وجود کا پتہ دیتی ہیں"۔

ریفریشمنٹ کے پروگرام کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی سے باہر تشریف لائے تو ایک غیر احمدی ٹرکش دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور اپنے بیمار بیٹے کے لئے دعا کی درخواست کی۔

موصوف نے بعد میں بتایا کہ میری بڑی دیر سے یہ خواہش تھی کہ خلیفۃ المسیح کا چہرہ دیکھوں اور اُن سے بات کروں۔ آج مَیں اسی نیت سے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میری آرزو پوری کردی ہے۔ آج مَیں نے خلیفۃ المسیح کو دیکھ لیا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت پایا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائی۔

اس دوران بچے بھی ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس عمارت میں تشریف لے گئے جو اس قطعہ زمین کے ایک حصہ میں پہلے سے بنی ہوئی ہے اور اس وقت بطور جماعتی سینٹر استعمال ہو رہی ہے۔ حضور انور نے اس عمارت کا معائنہ فرمایا۔

معائنہ کے بعد لوکل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر موجود تمام احباب جماعت کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور سوا چھ بجے یہاں سے واپس "بیت السبوح فرینکفرٹ" کے لئے روانگی ہوئی۔

واپسی پر انتظامیہ نے راستہ تبدیل کیا تھا اور موٹروے کی بجائے چھوٹی سڑکیں اور تنگ راستے اختیار کئے گئے جو بہت خوبصورت وادیوں، سرسبز و شاداب پہاڑوں اور گھنے جنگلوں کے درمیان سے گزرتے ہیں۔ یہ سارا علاقہ بہت خوبصورت ہے۔ ان سرسبز و شاداب وادیوں اور ان میں آباد دیہاتوں اور قصبوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے سات بج کر 20 منٹ پر پہاڑ کے اوپر ایک بہت ہی پُر فضا مقام Fildberg آمد ہوئی۔ یہ جگہ 860 میٹر بلند ہے اور یہاں بعض دیگر عمارات کے علاوہ ایک ہوٹل بھی بنا ہوا ہے۔ سردیوں میں یہ علاقہ برف کے نیچے دب جاتا ہے اور بہت سے لوگ یہاں برف پر سلائیڈنگ کے لئے آتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے ہوٹل کی بالکونی میں تشریف فرما رہے۔ یہاں سے کھلی فضا میں علاقہ کی خوبصورتی کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔

سات بج کر 40 منٹ پر یہاں سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے فرینکفرٹ کا فاصلہ مختلف راستوں سے 15 سے 20 کلومیٹر کے درمیان ہے۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح میں تشریف آوری ہوئی۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (جرمنی) کی تقریب

آج تعلیم الاسلام کالج کی اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (جرمنی) نے ایک تقریب اور سالانہ ڈنر کا اہتمام بیت السبوح کے ایک ہال میں کیا ہوا تھا۔

پروگرام کے مطابق نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مرزا عمر محمود صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم عرفان احمد خان صاحب صدر "اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن" نے اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس ایسوسی ایشن کی بنیاد 12 جولائی 2005ء کو حضور انور کی منظوری سے رکھی گئی۔ اب یہ اپنی حیات کے چھ سال پورے کر چکی ہے۔ 12 جون 2006ء وہ خوش نصیب دن تھا جب کالج کے سابق طلباء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مل بیٹھنے کا موقع ملا۔ آج ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں دوسری بار اس اعزاز سے سرفراز فرمایا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

ان چھ سالوں میں ہماری پالیسی رہی کہ ہر سال ایک سالانہ ڈنر منعقد کیا جائے۔ حضور کی نصیحت کے مطابق تمام تقاریب میں بچوں کو ساتھ لے کر آنے کی تلقین کی جاتی رہی تا وہ بھی اپنے آباء و اجداد کی سیرت، سبق آموز اور مشعل راہ واقعات سے آگاہی حاصل کریں۔ لیکن بچوں کی حاضری کبھی بھی حوصلہ افزا نہیں رہی۔

کالج کے اساتذہ جو اپنی ذات میں بے نفس، منکسر المزاج اور سادہ طبیعت کے مالک تھے، اُن کی یاد میں ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں گیارہ مضامین پڑھے گئے۔ مکرم قاضی محمد اسلم صاحب، پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب، پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب، چودھری شریف خالد صاحب، پروفیسر نصیر احمد خان صاحب، پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب، پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب کی سیرت پر تفصیلی مضامین ہمارے پاس جمع ہو چکے ہیں جو ایک کتاب کا حجم رکھتے ہیں۔

ایسوسی ایشن کی ویب سائٹ مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ پوری دنیا سے آنے والے خطوط ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ ویب سائٹ کے 37 سیکشن کالج کے قیام کی غرض و غایت، کالج کے اساتذہ، کالج کی یادیں، فنکشنز، سوسائٹیز، فضل عمر ہوسٹل، ٹک شاپ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔

ویب سائٹ پر کی جانے والی تمام تر محنت محترم پروفیسر حمید احمد چودھری کا کارہائے نمایاں ہے۔

ویب سائٹ پر موجود ایک غیر از جماعت دوست، سابق ممبر قومی اسمبلی کے خط کا ایک حصہ پیش کرتے ہوئے بتایا: "گورنمنٹ کالج لائل پور میں کئی سال ضائع کرنے کے بعد مَیں نے ٹی آئی کالج ربوہ میں داخلہ لیا۔ یہ فیصلہ میری زندگی کا اہم موڑ ثابت ہوا۔ مَیں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے احسانوں کو کبھی نہیں بھلا سکتا جنہوں نے ایک شفیق باپ کی طرح میرا خیال رکھا۔ مَیں لائل پور شہر کی گہما گہمی کا عادی تھا۔ ربوہ اس وقت ایک صحرائی گاؤں سے زیادہ نہ تھا۔ نہ کوئی ہوٹل، نہ سینما، نہ میوزک لیکن ماحول بوریت کا نہ تھا۔ ایک علمی، روحانی اور باہمی محبت کی فضا تھی جس نے مجھے بے حد متأثر کیا۔ یہ قصبہ اسلامی رنگ اپنے اندر رکھتا تھا۔ لیکن مذہبی ہوتے ہوئے بھی سیکولر تھا۔ مَیں احمدی نہ تھا۔ اب بھی نہیں ہوں۔ مجھے کبھی بھی یہ احساس نہیں ہوا کہ مَیں مسلمانوں میں نہیں ہوں بلکہ محسوس ہوتا تھا کہ مَیں اپنے سے بہتر مسلمانوں میں ہوں۔ اس ماحول نے میری زندگی میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔

مَیں اپنے سبھی اساتذہ کا ممنون ہوں جنہوں نے بہت ہی محبت سے مجھے پڑھایا۔ مگر مَیں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد پرنسپل کی شفقتوں کا ایک بار پھر ذکر کئے بناء نہیں رہ سکتا۔ اس وقت کے سبھی دوست آج بھی میرے دوست ہیں۔ مَیں سات سال تک سیاست کے ایوانوں میں گھوما ہوں۔ مَیں نے نہ صرف اپنے سیاسی بلکہ مذہبی راہنماؤں کی منافقت کو قریب سے دیکھا ہے۔ اے کاش! وہ تعلیم الاسلام کالج سے فیضیاب ہوتے"۔

صدر صاحب ایسوسی ایشن نے اپنا ایڈریس جاری رکھتے ہوئے مزید بتایا کہ 2010ء میں ایسوسی ایشن کی پانچ سالہ کارکردگی کی رپورٹ "المنار" کے نام سے شائع کی گئی۔

جون 2007ء میں حضور انور کی منظوری سے دس مستحق طلباء کی تعلیمی سرگرمیوں کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپے سالانہ نظارت تعلیم کو بھجوانے کا وعدہ کیا جس پر باقاعدگی سے عمل کیا جا رہا ہے۔ اولڈ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن میں ہم وہ واحد ہیں جن پر حضور انور نے دوسری بار خصوصی شفقت فرمائی ہے۔ پس ہمیں اس اعزاز کی قدر کرنا چاہئے اور 31 دسمبر 2011ء سے قبل مزید پچاس ہزار روپے نظارت تعلیم کو بھجوا کر قدردانی کا ثبوت دینا چاہئے۔ وباللہ التوفیق۔

اس کے بعد پروفیسر حمید احمد خان صاحب نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کیا۔

پروفیسر حمید احمد خان صاحب نے بتایا کہ مَیں نے آج کی اس تقریب کے حوالہ سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سابق پروفیسرز صاحبان مکرم مرزا خورشید احمد صاحب (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ) مکرم چودھری حمید اللہ صاحب (وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ)، مکرم چودھری محمد علی صاحب (وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ) اور پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب سے بذریعہ فون رابطہ کیا کہ اس طرح ہم تقریب کا انعقاد کر رہے ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اس تقریب میں رونق افروز ہو رہے ہیں۔ آپ اس تقریب کے حوالہ سے اپنا پیغام بھجوائیں۔ تو اس پر کالج کے ان چاروں بزرگ اساتذہ کا یہی پیغام تھا کہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں تشریف لا رہے ہیں تو پھر ہمارے پیغام کے کیا معنی؟ بس نہایت ادب سے ہمارا سلام حضور کو پہنچائیں اور ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر حمید صاحب نے بتایا کہ وہ جب تعلیم الاسلام کالج میں پڑھا کرتے تھے تو اس وقت احمدی نہیں تھے اور غیر احمدی طلباء کی امامت کروایا کرتے تھے۔ بعد میں انہیں قبول احمدیت کی توفیق عطا ہوئی اور آج وہ اللہ کے فضل سے جماعت کینیڈا کے "امیر جماعت" ہیں۔

پروفیسر حمید صاحب نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ چند سال قبل جو ہم نے دس طلباء کے اخراجات اٹھانے کا وعدہ کیا تھا وہ اخراجات اب کئی گنا بڑھ چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں اب نظر ثانی کر کے رقم بڑھانی چاہئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقعہ سالانہ اجلاس اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ٹی آئی کالج ربوہ

(بیان فرمودہ مؤرخہ 24 ستمبر 2011ء)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

ایک لمبے عرصہ سے، (لمبے عرصہ سے مراد ہے) کہ جب سے اس ایسوسی ایشن کا آغاز ہوا اس کے بعد جب بھی میرا جرمنی کا دورہ ہوتا تھا تو مکرم عرفان خان صاحب کی طرف سے اور چودھری صاحب کی طرف سے ہمیشہ یہی مطالبہ ہوتا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ ایک میٹنگ کرنا چاہتے ہیں، اکٹھے ہونا چاہتے ہیں، get together کرنا چاہتے ہیں، لیکن بہرحال بعض وجوہات کی وجہ سے، مصروفیات کی وجہ سے وقت نہیں ملتا رہا، آخر آج انہوں نے مجھے قابو کر لیا ہے اور کیونکہ اس دفعہ کچھ نسبتاً لمبا دورہ تھا اس لئے کسی قسم کا عذر نہیں تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسوسی ایشن کو قائم ہوئے چھ سال ہوئے ہیں۔ انسانی زندگی کے لحاظ سے تو یہ ابھی نوزائیدہ بچہ کے طرح تھی جو چند مہینے کا ہوتا ہے جو تین چار سال تک infant کہلاتا ہے۔ بلکہ اس سے نکل کے اب بچپنے میں تو داخل ہوگئی ہے لیکن یہ بچپنا ان لوگوں کا ہے جنکی داڑھیاں بھی سفید ہو چکی ہیں، اس لئے آپ کا جو معیار ہے وہ بچپنے کا معیار نہیں رہنا چاہئے بلکہ اس چھ سال میں آپ کو بہت آگے بڑھ جانا چاہئے تھا، گویا یہ کہہ لیں کہ بوڑھے لوگوں کی ایک تنظیم کا ابتدائی دور ہے یا بوڑھے لوگوں کا بچپنا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے اس وقت یہاں جو بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے فضل الٰہی انوری صاحب شاید طالب علم رہے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ سب سے بڑی عمر کے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ذہنی لحاظ سے بالکل alert ہیں۔ تو یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ آپ لوگ اس عمر کو پہنچ گئے ہیں جس کا قرآن کریم میں ارذل العمر کا بیان ہوا ہے کہ انسان جب ایسی عمر کو پہنچ جاتا ہے، جہاں پھر بچپنے کی طرف واپسی شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن بعض کام جو ہونے چاہئے تھے جیسا کہ انہوں نے رپورٹ میں کہا اور جو وعدے تھے جو جذبہ تھا اس کو قائم نہیں رکھا جا سکا اور نہ صدر نہ انتظامیہ قائم رکھ سکتی ہے جب تک ہر ممبر میں ایک جوش اور جذبہ نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تعلیم الاسلام کالج ایک وہ درسگاہ تھی جب تک جماعت کے پاس رہی اور خاص طور پر اس زمانہ کے لوگ جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور میں اس میں وقت گزارا کہ کس طرح ماں سے بڑھ کر اس درسگاہ نے ہمیں سنبھالا۔ پس اس درسگاہ کا یہ حق بنتا ہے کہ اس میں پڑھنے والے طلباء وہ لوگ جنہوں نے اس کے نام پہ ایک ایسوسی ایشن قائم کی ہے اس کی لاج رکھتے ہوئے جو بھی منصوبے آپ نے بنائے ہیں اس کے پورا کرنے میں بھرپور کردار ادا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عرفان صاحب سے میں پوچھ رہا تھا، ان کے مطابق تو یہاں ٹی آئی کالج کے پڑھے ہوئے جتنے لوگ ہیں، سٹوڈنٹس ہیں، انہوں نے ابھی پوری طرح ممبرشپ بھی نہیں لی اور جو ممبر ہیں وہ بھی اس طرح active نہیں جس طرح ہونے چاہئیں۔ آپ اس ایسوسی ایشن کے بنانے میں pioneer ہیں اور آپ کی دیکھا دیکھی یوکے میں بھی ایسوسی ایشن قائم ہوئی۔ یوکے میں پہلے کچھ قائم ہوئی پھر اسکا بھی وہی حال ہوا، بننے کے سال دو سال بعد وہ dormant ہوگئی۔ پھر نئے سرے سے ان کو جوش آیا اور آج سے دو سال پہلے جو دوبارہ جوش ان کو آیا۔ اس میں

بعض کام انہوں نے بڑے اچھے کئے ہیں۔ اسی طرح امریکہ میں اسی طرح کینیڈا میں تو سب لوگ آپ کی دیکھا دیکھی ایسوسی ایشن قائم کرنا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ شکوہ جو انتظامیہ کو اپنے ممبران سے ہے اس کو دور کرنے کی کوشش کریں تبھی ہم اس ایسوسی ایشن کو اس نہج پہ چلا سکتے ہیں، ان مقاصد کو پورا کر سکتے ہیں جس کے لئے آپ نے یہ ایسوسی ایشن بنائی ہے۔ اگر تو صرف get together ہے تو پھر تو سال میں ایک دفعہ پانچ دس یورو contribute کرکے آپ ایک دعوت کر سکتے ہیں، اور دو چار شعر سنائے، کچھ باتیں کی، کچھ کہانیاں سنیں، کچھ سنائیں، اور مجلس برخاست ہوگئی، تو اس کا تو کوئی فائدہ نہیں۔ فائدہ تو تبھی ہے جب کسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے آپ اس ایسوسی ایشن کو ذریعہ بنائیں اور آپ کے مقاصد ایسے تھے جو شروع میں بیان کئے گئے۔ جس جذبہ کے ساتھ یہ ایسوسی ایشن شروع کی گئی میرا خیال تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اچھا کردار ادا کریں گے۔ ایک تو organize ہو کے، کالج کی اپنی ایک انفرادیت قائم ہو جائیگی۔ آپ کے بچوں کو بھی پتہ لگے گا کہ ہم لوگ کس طرح اپنی اس درس گاہ کی روایات کی حفاظت کرنے والے ہیں جس نے ہمیں ماں کی طرح پالا اور کیا کیا ذمہ داریاں ہمارے پہ ہیں جن کو ہم نے پورا کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عرفان صاحب نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ باوجود ہمارے توجہ دلانے کے کہ بچوں کو ساتھ لے کے آئیں، نہیں آتے رہے، لیکن آج جو مجھے نوجوان چہرے نظر آرہے ہیں اگر وہ یہاں کے، خود اپنی مرضی سے آئے ہوئے بچے نہیں ہیں اور نوجوان نہیں ہیں اور old students کے بچے ہی ہیں تو ان نوجوانوں کی تعداد مجھے بوڑھوں سے زیادہ نظر آرہی ہے۔ پرانے طلباء سے زیادہ نظر آرہی ہے۔ پس ان میں شوق پیدا کرنے کے لئے ان کی پسند کے بھی کوئی پروگرام بنانے چاہئیں تا کہ ان کو بھی احساس رہے کہ جو نیکیاں ہمارے بڑوں نے جاری رکھنے کا عہد کیا ہے اس کو ہم نے بھی پورا کرتے رہنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چوہدری حمید صاحب نے بتایا اسی طرح عرفان صاحب نے بھی رپورٹ میں پیش کیا کہ نظارت تعلیم کو بچوں کی فیس کے لئے آپ نے ایک وظیفہ مقرر کیا تھا دس طلباء کو ہم خرچ دیں گے۔ آپ کو باہر رہتے ہوئے یہ اندازہ نہیں جیسا کہ چوہدری حمید صاحب نے بھی بیان کیا کہ شاید دگنی فیس ہوگئی ہو۔ ان ملکوں میں رہتے ہوئے جب آپ دیکھتے ہیں inflation rate اتنا بڑھ گیا ہے، تو جو غریب ملک ہیں اور خاص طور پر پاکستان جیسا ملک جہاں ارباب حکومت جو ہیں ان کا کام صرف اپنی جیبیں بھرنا اور قوم کے خزانے خالی کرنا ہے، کوئی توجہ نہیں دینا ہے، وہاں تو economy کا بہت برا حال ہے۔ اور وہی بچہ عام پرائمری سکول میں جس کا خرچ آج سے چھ سات سال پہلے دس سال پہلے، زیادہ سے زیادہ پانچ چھ سو روپے ہوا کرتا تھا وہ آج چھ سات ہزار روپے ہوتا ہے۔ بہر حال کل پرسوں میں ڈاک میں دیکھ رہا تھا نظارت تعلیم کا خط مجھے آیا اور انہوں نے شکریہ ادا کیا تھا، اور آج اتفاق سے آپ کی میٹنگ ہے تو میں بھی شکریہ ادا کر دوں کہ جو وعدہ آپ نے کیا تھا اس رقم کو پورا کرنے کا، رقم ان کو پہنچ گئی ہے، اور ان کی اطلاع مجھے آئی تھی، رپورٹ آئی تھی کہ جرمنی والوں نے وہ رقم دے دی ہے۔ بہر حال اس کے لئے آپ لوگوں کا شکر گزار ہوں کیونکہ شکر گزاری تو انسان کو ہر حالت میں کرنی چاہئے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں ایسوسی ایشن اگر اپنے ممبران سے مستقل رابطہ رکھے اور ممبران خود ایک جذبہ کے تحت اپنی اس درسگاہ کے تقدس کو سامنے رکھتے ہوئے اور اس کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنا حق ادا کرنے کی کوشش کریں تو احمدی بچوں کے لئے آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ بہت سارے لوگ یہاں ہیں اور اب یہاں آپ ایک یورو دیتے ہیں تو تقریباً سو روپے کے برابر ہے یا اس سے زیادہ ہوگا۔ لیکن اس سے وہاں جب خرچ کیا جارہا ہوتا ہے تو ایک غریب بچے کے لئے بہت بڑی نعمت ہوتی ہے۔ یہاں آپ کے بچے برگر کھاتے ہیں اور جب ساتھ ایک ٹن کوک کا پی لیتے ہیں، تو کم از کم تین چار یورو خرچ کر لیتے ہیں۔ تو اگر ایک برگر اپنے بچے کا بچا لیں اِس کو احساس دلا دیں، نوجوان ہیں، وہ دیکھ لیں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امیر صاحب کو تو آپ پہ اور بھی زیادہ حسن ظنی تھی۔ ان کو میں نے کہا کہ حسن ظنی اچھی چیز ہے لیکن اتنی زیادہ بھی حسن ظنی نہ رکھیں۔ ان کا خیال تھا کہ ایسوسی ایشن جو ہے اتنی امیر ہے کہ ہمیں سو مساجد سکیم میں ہر سال ایک مسجد بنا کے دے سکتی ہے۔ تو بہر حال میں نے کہا فی الحال ان کو پاکستان کے بچوں کا جو وظیفے کی رقم کا انہوں نے وعدہ کیا ہوا ہے وہی پوری کر لیں تو غنیمت ہے۔ اور جہاں تک ویب سائٹ کا تعلق ہے اس میں تو بڑا اچھا مواد آپ ڈال رہے ہیں، لیکن ایک رسالہ بھی چھپنا چاہئے، یو کے ایسوسی ایشن نے رسالہ کا اجراء کر دیا ہے۔ اور اس میں بعض پرانے سٹوڈنٹس کے اچھے مضامین آتے ہیں۔ اس سے بھی دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ اگر اس میں ایک صفحہ جرمن زبان میں رکھ دیں تو آپ کے جو نوجوان بچے یہاں ہیں ان کو بھی احساس ہو جائے گا کہ ایسوسی ایشن کیا چیز ہے۔ اور ہمارے ماں باپ نے جس طرح تعلیم حاصل کی اور جس طرح کے حالات میں پھر یہاں آئے یہاں جس طرح ہمیں تعلیم حاصل کرنے کے مواقع مل رہے ہیں، آسانیاں ہیں، تو اس کا شکرانے کے طور پر ہمیں کیا کچھ کرنا چاہئے تو اسی طرح آگے جاگ لگتی چلی جاتی ہے۔ اور نیکیاں قائم رہتی ہیں تو یہ نیکیوں کی جاگ لگانا بھی ایسوسی ایشن کا کام ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غیر از جماعت کی بھی انہوں نے مثال دی ہے اَور بھی میں جانتا ہوں بہت سارے ہیں، جو اس پرانے زمانہ کے غیر از جماعت تھے، اب چنیوٹ جو ہمارے ساتھ شہر ہے اور ربوہ کی اور احمدیوں کی دشمنی میں بڑھا ہوا شہر ہے، لیکن وہاں سے اس زمانہ میں جتنے اچھے لڑکے تھے ٹی آئی کالج میں پڑھنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ اور وہ جتنا اچھا talent تھا چنیوٹ کا، یہیں سے پڑھا ہوا ہے اس میں ڈاکٹر بھی بنے ہیں انجینئرز بھی بڑے بنے ہیں۔ میرے بھی کلاس فیلو ہیں اور یہاں آ کے ان کی سوچ بالکل اور ہوتی تھی۔ ربوہ آتے تھے پڑھنے کے لئے روزانہ آنے والے تھے، پانچ چھ سات گھنٹے جو کالج میں گزارتے تھے وہ یہ لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ لوگ اس شہر کے رہنے والے ہیں جہاں سوائے مولویوں کے زیر اثر مغلظات کے اور احمدیوں کے متعلق کچھ نہیں کہا جاتا۔ ہمیشہ تعریف کرنے والے ادب کرنے والے احترام کرنے والے طلباء تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بچوں کے لئے مَیں یہ بھی بتا دوں کہ استاد کا جو مقام ہے وہ باپ کے برابر ہے۔ تو یہاں کے بچوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان سکولوں میں جو آپ پڑھ رہے ہیں تو اپنے اساتذہ کو یہی مقام آپ کو یہاں دینا چاہئے اور اکثریت جہاں تک میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ سکولوں کے ہیڈ ٹیچرز سے یا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں سے جرمنی میں بھی اور دوسرے ملکوں میں میری بات ہوئی ہے ان کو یہ بڑا واضح فرق نظر آتا ہے کہ احمدی بچے دوسرے بچوں سے مختلف ہیں اور یہی اعلیٰ اخلاق ہیں جو ہم میں قائم رہنے چاہئیں۔ تو اس کی نگرانی بھی والدین کا کام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ میں سے بہت سارے ایسے ہیں جن کے اب بچے تو نہیں لیکن ان کے آگے بچوں کے بچے ایسے ہیں جو سکولوں میں جانے والے ہیں۔ جب تک زندگی ہے اپنی کوششیں ہمیں جاری رکھنی چاہئیں۔ 74ء سے پہلے ربوہ کا ماحول بڑا خوبصورت ماحول ہوتا تھا، پھر سکول nationalise ہو گئے۔ اب کالج کا یہ حال ہے کہ ایک غیر احمدی استاد نے، جو بطور سٹوڈنٹ وہاں پڑھتے رہے تھے، لکھا کہ میں ٹی آئی کالج کے سامنے سے گزر رہا تھا، اور اس کی حالت دیکھ کر مجھے رونا آ گیا کہ کیا وہ زمانہ تھا جب یہ درسگاہ سارے علاقے میں مشہور تھی، گیمز میں، پڑھائی میں، اور ایک مقام رکھتی تھی اور آج وہاں اس کا کوئی پرسان حال نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس باہر آنے والے ربوہ شہر کے لئے یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی رونقوں کو دوبارہ قائم کرے، اِن درسگاہوں کو دوبارہ وہ مقام ملے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک وقت تک تو اس وجہ سے کہ کہیں گورنمنٹ کی پالیسی یہی رہے تو جو بھی ادارہ ہم بنائیں گے nationalise نہ ہو جائے، ادارے نہیں بنائے گئے۔ لیکن اب پچھلے چھ سات سال آٹھ سال سے بلکہ دس بارہ سال پہلے ایک دو سکول بنائے گئے لیکن پچھلے پانچ چھ سال میں لڑکیوں کے سکول، سیکنڈری سکول، بلکہ کالج، سیکنڈری کالج، ایف ایس سی تک کے بنائے گئے ہیں، بلکہ اب recently میں نے اجازت دی ہے اور ایک نیا منصوبہ شروع کیا ہے۔ جو جامعہ نصرت ہے اس میں تو اس حد تک بری حالت تھی کہ پڑھائی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس لئے ہماری بچیاں بھی بی ایس سی کے مضامین پڑھنے کے لئے چنیوٹ جاتی تھیں۔ وہاں جانے سے بچانے کے لئے اب ہم نے جہاں ایف ایس سی کی، سیکنڈری سکول کی، کالج کی کلاسیں ہوتی تھیں وہاں اب انشاء اللہ آئندہ ایک دو ہفتوں میں بی ایس سی کی evening کلاسیں شروع ہو جائیں گی اور ان کو وہ تعلیم جو چنیوٹ میں مہیا ہوتی تھی وہ تو ہوگی بلکہ اس سے بہتر ہوگی۔ تو اب سکول بھی بہت سارے کھل گئے ہیں۔ نئے سکولوں کی عمارتیں بھی تعمیر ہوئی ہیں۔ لیکن اب پڑھائی کے اخراجات اتنے بڑھ گئے ہیں کہ ایک بہت بڑا بوجھ ہے جو پاکستان کی جماعت برداشت کر رہی ہے۔ اگر باہر کے لوگ بھی ان کی مدد کریں تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور سائنس کے لئے خاص طور پہ لیبارٹریز وغیرہ کی بڑی ضرورت ہوتی ہے جس پہ بڑے اخراجات ہوتے ہیں۔ تو بہت ضرورت ہے اس بات کی کہ آپ لوگ اپنی ایسوسی ایشن کو آرگنائز کر کے منصوبہ بندی کریں کہ کس حد تک آپ پاکستان کے غریب احمدی طلباء کی مدد کر سکتے ہیں، جن کو پڑھائی کے حق سے ہی محروم کیا جا رہا ہے۔ بہت ساری جگہیں ایسی ہیں جہاں احمدی طلباء کو سکولوں سے نکالا گیا کہ تم احمدی ہو۔ تو ان کو بہر حال ربوہ میں لایا جاتا ہے، وہاں سمونے کی کوشش کی جاتی ہے تا کہ ان کی پڑھائی ضائع نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں تک ہے کہ آپ سن کے حیران ہوں گے، کہ سیکنڈری ایجوکیشن کا بورڈ جو ہے انہوں نے اس دفعہ میٹرک کے اور ایف ایس سی وغیرہ کے داخلہ فارم میں یہ خانہ درج کر دیا کہ یہ لکھو کہ تمہارا مذہب کیا ہے؟ آگے پھر نیچے instruction تھی کہ جو احمدی لڑکے ہوں گے جو فارم احمدی طلباء کے، لڑکوں یا لڑکیوں کے آئیں گے، ان کی مارکنگ کے لئے علیحدہ examiner مقرر ہوں گے۔ یہ اس حد تک discrimination ہے۔ تو اس لئے مجبوراً ہمیں اب وہاں آغا خان بورڈ سے جو نیا شروع ہوا ہے اس کے ساتھ جماعت کے سارے اداروں کو رجسٹر کروانا پڑا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بھی مَیں آج آپ کو بتا دوں کہ سکول اور کالجز کا 1996-1995ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ جتنے اداروں کے تنظیموں کے سکول قومیائے گئے ہیں، nationalise ہوئے ہیں وہ واپس کر دئے جائیں گے، بشرطیکہ ایک ایک سال کی سٹاف کی تنخواہ جمع کرا دی جائے اور عیسائی سکولوں نے جمع کروائی، ان کو کچھ ملے۔ کچھ کراچی میں ہندو پارسیوں کے سکول تھے ان کو ملے۔ ہم نے بھی جمع کروائی، مَیں اس زمانہ میں ناظر تعلیم ہوتا تھا بڑی کوشش سے ہر جگہ جا کے خیر کسی طرح فنڈ اکٹھا کر کے کروڑوں میں رقم تھی وہ جمع کروائی اور جیسے کہ حکومت کی عادت ہے وہ بھی ہضم کر لی اور سکول بھی واپس نہیں ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم اس کوشش میں تھے کہ کسی طرح ہمارے ادارے واپس ہو جائیں، تو ہم دوبارہ اس طرح ان کا وہ معیار بحال کرنے کی کوشش کریں جو کسی زمانہ میں ہوا کرتا تھا۔ لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اب نئے سکول اور کالجز جو کھلے ہیں جیسا کہ چوہدری حمید صاحب نے بھی ذکر کیا ہے، بڑے اچھے، well-equiped، فرنیچر وغیرہ کے لحاظ سے بھی، اور لیبارٹریز کے لحاظ سے بھی ہیں۔ تو جہاں تک جماعت پاکستان کی کوشش ہے وہ بھرپور کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے اداروں کو چلائیں اور احمدی بچوں کو سنبھالیں۔

اسی طرح احمدی طلباء جو مختلف شہروں میں پڑھ رہے ہیں، ان کے وظائف ہیں، وہ بھی دیے جاتے ہیں۔ تو بہر حال یہ تو جماعت کا فرض ہے چاہے یہاں سے مدد جائے یا نہ جائے یا کہیں کوئی اور کرے یا نہ کرے لیکن جو احمدی بچہ ہے اس کا talent ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ اور اس کے لئے بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ وہاں ایسا ماحول پیدا کرے کہ احمدی بچوں کو جو تعلیم حاصل کرنے کے مواقع ہیں وہ آسانی سے ہمیشہ مہیا ہوتے چلے جائیں۔ اور جو قانونی روکیں ہیں یا قانون کی آڑ میں جو ظالمانہ عمل ہیں حکومت اور ان کے کارندوں کے یا سکول چلانے والی انتظامیہ کے، ان کو بھی اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔

چوہدری محمد علی صاحب کا ذکر ہوا جو بھی بزرگان پیغام بھیجنے والے تھے، ان میں بھی سب سے بڑی عمر کے، ماشاء اللہ چوہدری محمد علی صاحب ہیں اور وہ بھی اس وقت بڑے active ہیں اس لحاظ سے کہ باوجود بیماری کے، سال میں مہینہ دو مہینہ hospital بھی رہتے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا انگلش میں ترجمہ بڑی محنت سے کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو جزا بھی دے اور ان کی عمر و صحت میں برکت بھی ڈالے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں۔ بس ان چند باتوں کے ساتھ میں یہاں اپنی باتیں ختم کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ ایسوسی ایشن، آخر پر یہی کہوں گا مَیں کہ اللہ تعالیٰ کرے، یہ ایسوسی ایشن پہلے سے بڑھ کر فعال ہو اور اپنا کردار ادا کرنے کی طرف بھرپور توجہ دینے والی ہو۔ جزاک اللہ۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے بعض پرانے طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اپنا منظوم کلام پیش کیا۔ ساڑھے دس بجے یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

پاکستان میں احمدیوں کی مذہبی مخالفت۔ چند جھلکیاں

ماہ ستمبر 2011ء

(تیسری قسط)

احمدیوں پر ہونے والے حملے

شیخوپورہ: مکرم طارق محمود بھٹہ صاحب مقامی احمدیہ جماعت کے صدر ہیں۔ ایک دن جب آپ ''سرینا ڈائنگ فیکٹری'' سے اپنا کام مکمل کر کے گھر واپس لوٹ رہے تھے تو بغیر نمبر پلیٹ کی موٹر سائیکل پر سوار دو آدمی آپ کا پیچھا کرنے لگے۔ موٹر سائیکل پر سوار آدمیوں میں سے پیچھے بیٹھے آدمی نے ایک ہوائی فائر کر کے آپ کو کار روکنے کا اشارہ کیا۔ مکرم طارق صاحب نے کار روکی اور اپنی سیٹ پر دبک کر بیٹھ گئے تا دوسرے فائر سے خود کو بچا سکیں۔ مگر انتہائی خوش نصیبی کی بات یہ ہوئی کہ دوسری گولی پستول میں ہی پھنس گئی اور بزدل حملہ آوروں نے فرار ہونے میں ہی مصلحت سمجھی اور شیخوپورہ شہر کی طرف روانہ ہوگئے۔ مکرم بھٹہ صاحب نے تھانہ جا کر پولیس کے پاس نامعلوم افراد کے خلاف شکایت درج کروادی۔

سیالکوٹ، 25 اگست 2011: مکرم عبدالحمید گوندل صاحب کی جو مقامی احمدیہ جماعت میں عہدیدار ہیں، اردو بازار سیالکوٹ میں گوندل الیکٹرونکس کے نام سے ایک دوکان ہے۔ ایک دن جب آپ اپنے بیٹے اور بھائی کے ساتھ اپنی دوکان میں موجود تھے تو ایک اندازاً پچیس سالہ نوجوان اندر داخل ہوا، اور آپ کے بیٹے پر پستول تان کر بولا کہ ''تمہیں تین موقعے دے چکا ہوں اب تمہارا وقت آن پہنچا ہے۔'' اس نوجوان نے پچیس ہزار روپے کا مطالبہ بھی کیا۔ عین اس وقت باہر سڑک پر ایلیٹ فورس کی گاڑی اچانک نمودار ہوئی۔ جس پر اس حملہ آور کے باہر کھڑے دو ساتھیوں نے اشارہ کیا اور سب بھاگ نکلے یوں ان احمدیوں کو ایک اور موقع مل گیا۔ اب چند روز قبل کچھ مولوی گوندل صاحب کی دوکان پر آئے اور اونچی آواز میں دھمکیاں دے کر چلے گئے۔ اب مکرم گوندل صاحب ان شدت پسند مُلّاؤں کی وجہ سے کافی فکرمند ہیں اور حکام تاحال آپ کی تسلی کا کچھ بھی سامان نہیں کر پائے ہیں۔

کوٹلی۔ آزاد جموں کشمیر: ایک دن راجہ محمد اقبال صاحب کو راہ چلتے ہوئے چند مذہبی ٹھیکیداروں نے روک کر بدتمیزی کی اور ڈرایا دھمکایا۔ مگر آپ نے صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ تب اردگرد سے کچھ دوکاندار جمع ہوگئے اور بیچ میں پڑ کر معاملہ رفع دفع کروادیا۔ یوں راجہ صاحب کو اس اچانک نازل ہونے والی مشکل سے رہائی نصیب ہوئی۔

پنجند میں جاری فرقہ وارانہ بدامنی

پنجند ضلع چکوال: گزشتہ کئی ماہ سے اس علاقہ کا ذکر احمدیت مخالف سرگرمیوں کے حوالہ سے کافی زیادہ ہورہا ہے۔ یہ علاقہ احمدیوں کے لئے مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ اب گزشتہ چند ہفتوں سے معصوم احمدیوں کی پریشانیاں بہت زیادہ بڑھ چکی ہیں۔

یہاں مولویوں نے مورخہ 26 مئی کو ایک بہت بڑی ریلی بعنوان ''ختم نبوت ریلی'' نکالی۔ جس میں حسب سابق مولویوں نے احمدی اکابرین کے خلاف نہایت غلیظ زبان کا کھلم کھلا استعمال کیا، لوگوں کو احمدیوں کو تکالیف پہنچانے کے لئے اکسایا اور زور ڈالا کہ احمدیوں کا معاشی مقاطعہ کیا جائے۔

یاد رہے کہ ماہ جون کی ایک صبح بوقت نماز فجر مقامی احمدیہ مسجد کے امام الصلوٰۃ کے گھر پر فائرنگ کی گئی تھی۔ ماہ جولائی سے صورت حال دن بدن خراب ہی ہوتی چلی جارہی ہے۔ احمدیوں کا معاشی مقاطعہ جاری ہے۔ کئی دوکانوں سے احمدی کچھ بھی خریداری نہیں کرسکتے ہیں اور لوگوں کو روکا جاچکا ہے کہ وہ احمدیوں کی دوکانوں سے کچھ بھی نہ خریدیں۔ حتیٰ کہ بعض دفعہ احمدیوں کو آمد و رفت میں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ماہ اگست میں مولویوں نے پرائیویٹ سکولوں کے مالکان پر دباؤ ڈالا کہ وہ احمدی طالب علموں کو اپنے تعلیمی اداروں سے خارج کردیں۔ یوں انہوں نے سات احمدی بچوں کا تعلیمی سلسلہ برباد کرنے میں ''کامیابی'' بھی حاصل کی۔ نیز سکولوں کے اندر معصوم احمدی بچوں کو مذہبی تعصب کی بناء پر ہراساں کرنے کا سلسلہ الگ طور پر جاری ہے۔

مورخہ 18 ستمبر کو لاری اڈہ مسجد سے ختم نبوت ریلی کا پروگرام بنایا گیا اور اس کی خوب تشہیر بھی کی گئی۔ اس مہم کے کرتا دھرتا دو مولوی عبدالرحمٰن عثمانی اور پیر عبدالشکور نقشبندی تھے۔ ان مولویوں نے 7 ستمبر کو مسلم کالونی ربوہ کی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی اور اگلے دن واپس جاتے ہوئے ان کی کار کو ایک حادثہ پیش آیا جس میں مولوی عثمانی تو موقع پر ہی دم توڑ گیا جبکہ پیر نقشبندی کا چودہ سالہ بیٹا ہسپتال پہنچ کر زندگی کی بازی ہار گیا اور خود پیر صاحب کے حصے میں سات متفرق زخم آئے۔

ایک مذہبی مجنون کی دستک

نل کوٹ، ضلع ملتان۔ 5 ستمبر: رانا محمد اکمل صاحب کے گھر کے دروازے پر شام کو ایک اجنبی شخص نے دستک دی تو آپ کے بزرگ والد صاحب نے دروازہ کھولا۔ اس آدمی نے اپنا تعارف کروائے بغیر بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی ذات کے متعلق نہایت فضول بکواس شروع کردی اور احمدیوں کے خلاف کھلم کھلا جاری ہونے والے فتووں کا بھی کچھ حصہ بولا۔ جب اس کا تعارف حاصل کیا گیا تو اس نے بتایا کہ اس کا آبائی وطن افغانستان ہے اور قریبی نقشبندی کالونی کا رہائشی ہے۔ اسی دوران اکمل صاحب کے ایک قریبی عزیز نے بھی آکر مداخلت کی۔ مگر یہ شخص ذرا بھی دھیما نہ ہوا اور دھمکی دی کہ تم صراط مستقیم کو اختیار کرلو ورنہ ہم تمہیں خود صحیح راستہ دکھا دیں گے۔ احمدیت چھوڑ دو۔ یہ شخص اپنی اس چند منٹ کی ''ملاقات'' کے بعد جاتے ہوئے اپنا نام بھی نہیں بتا کر گیا۔

بعد میں تحقیق سے معلوم ہوا کہ اس آدمی کا نام ارشد کھوکھر ابن قاری غلام رسول کھوکھر ہے جو نقشبندی کالونی کا رہائشی ہے۔ اس آدمی نے گزشتہ دو سال افغانستان رہ کر جنگ جوئی کی تربیت حاصل کی، تقریباً آٹھ ماہ جیل میں گزار چکا ہے اس کے ایک ہاتھ پر گولی لگنے سے زخم کا نشان ہے۔ مزید معلومات حاصل کی جارہی ہیں۔

احمدیہ مسجد کی واگزاری...... چھ سال بعد!

کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ: 2 جون 2005ء کو مخالفین احمدیت کی درخواست پر پولیس نے مقامی احمدیہ مسجد سیل کی اور مورخہ 21 اگست 2011 کو یہ مسجد دوبارہ احمدیوں کے لئے کھول دی گئی تا کہ وہ نماز ادا کرسکیں۔ مسجد سے محروم ہونے پر احمدی ایک لمبا عرصہ امام الصلوٰۃ کے گھر پر نمازیں ادا کرتے رہے۔ مسجد سیل ہونے کے بعد معاملہ عدالت تک چلا گیا۔ اور کئی سال تک ''عدالت اپنی کارروائی'' کرتی رہی۔

آٹھ ماہ قبل مخالفین نے عدالت سے اپنا مقدمہ اس درخواست کے ساتھ واپس لیا کہ وہ مضبوط دلائل کے ساتھ دوبارہ عدالت کے پاس آئیں گے۔ اور انہوں نے مقررہ مدت کے اندر دوبارہ عدالت سے رجوع نہ کیا اور بالآخر امن ہوگیا اور مزید قانونی کارروائی باقی نہ رہی۔

برسوں کی بندش کی وجہ سے مسجد کی عمارت شدید متاثر ہوچکی ہے اور باقاعدہ استعمال کے لئے مرمت کی محتاج ہے۔ کیا یہ انصاف ہے کہ کسی فرقہ کو معمولی اور ناپختہ وجوہات کے سہارے کئی سال کے لئے حق عبادت سے محروم کردیا جائے؟ کیا ریاستی مشینری اور معاشرہ اس ''جرم'' میں برابر کے شریک نہیں ہیں؟

لیّہ میں ایک بار پھر احمدیہ مخالف لہر

چوبارہ ضلع لیہ: یہ پنجاب کا وہ ضلع ہے جس میں 2009ء میں سکول جانے والے چار احمدی بچوں کو ''توہین'' کے جھوٹے مقدمہ میں پھنسا کر کئی ماہ تک قید کی صعوبتوں میں مبتلا کردیا گیا تھا۔ یقیناً اسی سازش کی کامیابی سے شہ پاکر مذہبی دیوانے تاحال معصوم احمدیوں کو پولیس اور عدالتوں کے ہاتھوں ذلیل کروارہے ہیں۔

ایک احمدی مکرم میاں محمد خان صاحب نے چالیس سال قبل موضع چوبارہ میں تین ایکڑ زمین خرید کر اپنے نام باقاعدہ انتقال اور رجسٹری کروائی۔ آپ نے ایک دو کنال کا پلاٹ رہائشی عمارت کی تعمیر کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے نام منتقل کیا اور عمارت بن گئی۔

اب ایک فسادی نے جس نے ساتھ والی زمین مشترکہ کھاتے سے خریدی تھی، احمدی کے پلاٹ کے لئے دعویٰ دائر کردیا ہے۔ عدالت نے فیصلہ احمدی کے حق میں کیا تو اس فسادی نے اپیل دائر کررکھی ہے۔

اسی عرصہ کے دوران اسی فسادی نے اپنی پارٹی کے ساتھ مل کر اپنے کھیت میں کام کرتے احمدی اور اس کی بیٹی پر حملہ کرکے زخمی کردیا۔ جب زخمیوں نے ڈی ایس پی کے پاس شکایت کی تو اس نے مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا۔ مگر ساتھ ہی دونوں پارٹیوں کے تین متفرق آدمیوں کی گرفتاری کا بھی حکم دے دیا۔

بلاشبہ ساری صورتحال احمدیوں کے لئے باعث تشویش ہے کیونکہ مخالفین کسی بھی وقت مولویوں کو ساتھ ملا کر اس معاملے کو مذہبی رنگ دے سکتے ہیں۔ فی الحال تمام قانونی طریق اختیار کرکے اس جھگڑے کو ختم کرنے کی پوری کوشش کی جارہی ہے۔

(باقی آئندہ)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دیجئے

احباب کی اطلاع کے لئے الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دینے کے نرخ حسب ذیل ہیں:

Size: 60mm x 60mm	£ 21.15 each
Size: 50mm x 120mm	£ 31.73 each
Size: 90mm x 120mm	£ 52.88 each
Size: 165mm x 120mm	£ 84.60 each

(مینیجر)

اعلان تبدیلی ای میل ایڈریس شعبہ تاریخ احمدیت

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جارہا ہے کہ شعبہ تاریخ احمدیت کا ای میل ایڈریس تبدیل کیا گیا ہے۔ براہ کرم نیا ای میل ایڈریس، فون نمبرز اور پتہ نوٹ فرمالیں۔

Email: tareekh.ahmadiyyat@saapk.org

Ph: + 92- 47- 6211902 Fax: +92- 47- 6211526

SHOBA TAREEKH E AHMADIYYAT

P.O.Box:20, CHENAB NAGAR RABWAH, DISST: CHINIOT, PAKISTAN

تبدیلی پوسٹ بکس نمبر

ریسرچ سیل ربوہ سے رابطہ کے لئے آئندہ درج ذیل پتوں کا استعمال کیا جائے۔

ایڈریس: P.O.Box # 14 چناب نگر (ربوہ) پوسٹ کوڈ 35460

Email: research.cell@saapk.org

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ یہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

محترم ڈاکٹر خلیل سینگاڈو آف گیمبیا

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 6 جون 2009ء میں محترم ڈاکٹر خلیل سینگاڈو صاحب آف گیمبیا کا ذکرخیر مکرم منور احمد خورشید صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

گیمبیا میں فرافینی کے مقام پر ایک نہایت ہی بزرگ، تقویٰ شعار، دعاگو اور پانچ وقت نمازوں کے پابند ڈاکٹر خلیل سینگاڈو صاحب کا چندسال پہلے وصال ہوچکا ہے۔ بہت ہی مخلص اور فدائی احمدی تھے اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ دین کے لئے غیرمعمولی مالی قربانی کرنے والوں میں آپ صف اول کے مجاہدین میں سے تھے۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ زکوٰۃ باقاعدہ نصاب کے مطابق ادا کرتے۔ علاوہ ازیں بینک سے جو رقم بطور سود ملتی وہ بھی من وعن اشاعت دین کی مد میں پیش کردیتے تھے۔ فرافینی میں ہماری مسجد مقامی کوششوں سے تعمیر ہورہی تھی۔ مسجد کا ہال تعمیر ہوچکا تھا لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے احاطہ کی چاردیواری نہیں بن رہی تھی۔ ایک دن علی الصبح ڈاکٹر صاحب تشریف لائے اور کہنے لگے چاردیواری ہمیں جلد بنوانی چاہئے کیونکہ جانور مسجد کے احاطہ میں داخل ہوجاتے ہیں جس سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ میں نے فنڈز نہ ہونے کا بتایا تو کہنے لگے کہ اس چاردیواری پر جتنا خرچ آئے گا وہ میں ادا کروں گا لیکن کسی کو اس کا علم نہیں ہونا چاہئے۔ یہ ایک خاصا بڑا منصوبہ تھا جسے آپ نے اکیلے ہی مکمل کردیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 1988ء میں گیمبیا تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق حضورؒ نے فرافینی تشریف لانا تھا جہاں پر گیمبیا میں حضورؒ کے دورہ کے دوران سب سے بڑا اجتماع متوقع تھا۔ اس نسبت سے مختلف احباب کو مختلف فرائض تفویض کئے گئے۔ ڈاکٹر سینگاڈو صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مالی اعتبار سے پوری فرافینی جماعت سے زیادہ وسعت عطا کی ہوئی تھی۔ علاوہ ازیں ان کا مکان بہت وسیع تھا جس میں سینکڑوں لوگ بیک وقت سما سکتے تھے۔ اس لئے جملہ خورونوش کے انتظام ان کے سپرد کئے گئے۔ لیکن ایسا اتفاق ہوا کہ جس روز حضورؒ کی آمد کا پروگرام تھا صبح سویرے ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اُن کے آبائی گاؤں میں اُن کے بڑے بھائی فوت ہوگئے ہیں اور انہیں ہنگامی طور پر وہاں جانا ہے۔ یہ گاؤں فرافینی سے 40 کلومیٹر دور تھا۔ اس پر میں بہت فکرمند ہوا۔ میری پریشانی دیکھ کر کہنے لگے فکر نہ کریں مَیں ابھی ادھر جارہا ہوں اور جلد واپس آجاؤں گا۔ آپ اپنے گاؤں گئے، اپنے عزیزوں سے افسوس کیا۔ بھائی کی تجہیزوتکفین کے اخراجات ادا کئے۔ آپ کے بھائی غیراحمدی تھے لیکن ڈاکٹر صاحب ہی ان کی مالی امداد کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ واپس آئے اور حسب معمول اپنے فرائض سرانجام دیئے اور کسی کو احساس تک نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاں اتنا بڑا سانحہ پیش آچکا ہے۔

حضورؒ کامیاب پروگرام کے بعد جب آگے انجوار نامی قصبہ میں تشریف لے گئے جہاں محترم امیر صاحب نے حضورانور کی خدمت میں یہ واقعہ بغرض دعا ذکر کیا۔ اس پر حضورؒ نے فرمایا کہ آپ نے مجھے وہاں کیوں نہیں بتایا، اب واپسی پر سیدھے اُن کے ہاں جائیں گے۔ چنانچہ حضور واپسی پر ان کی رہائش گاہ پر تشریف لائے اور ان کے اہل خانہ سے تعزیت کی۔ یہ واقعہ جہاں مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی خلافت سے محبت اور سلسلہ سے وفا کا دلرُبا نظارہ پیش کرتا ہے وہاں خلیفۂ وقت کی افراد جماعت سے محبت اور سلسلہ کے خدام کے لئے بے پناہ شفقت اور رحمت کے جذبات کی بھی عکاسی کرتا ہے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 16رجنوری 2009ء میں شامل اشاعت جناب ر۔ش کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

خلافت روحِ ایماں ہے
بقائے دیں کا ساماں ہے
یہ تسکینِ دل و جاں ہے
کہ اپنا اک نگہباں ہے
سراپا جو مہرباں ہے
نیابت کے نشاں اس میں
محبت کے بیاں اس میں
جمال یار کی باتیں
حدیث دلبراں اس میں
رموزِ نکتہ داں اس میں
وراثت انبیاء کی یہ
نشانی اتقیا کی یہ
ملے راہِ ہدیٰ اس سے
دُعا ہے اصفیا کی یہ
وراثت انبیاء کی یہ

محترم چوہدری منصور احمد صاحب بی ٹی

محترم چوہدری منصور احمد صاحب بی ٹی (ابن حضرت چوہدری علی محمد صاحبؓ بی اے بی ٹی) 8رجنوری 2009ء کو بعمر 77 سال لندن میں وفات پاگئے۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں پڑھائی جس کے بعد احمدیہ قبرستان Brook Wood میں تدفین عمل میں آئی۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 18رمئی 2009ء میں مرحوم کا ذکرخیر اُن کے بھائی مکرم منور احمد صاحب کے قلم سے اور ماہنامہ ’’اخبار احمدیہ‘‘ یوکے کی 2009ء کی ایک اشاعت میں مرحوم کے فرزند مکرم طارق احمد بی ٹی صاحب (جو برطانوی ہاؤس آف لارڈز میں پہلے احمدی لارڈ ہیں) کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ ذیل میں ان دونوں مضامین کا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے۔

محترم منصور احمد صاحب 1931ء میں پیدا ہوئے۔ صرف دس ماہ کے تھے کہ آپ کی والدہ محترمہ میمونہ بیگم بنت حضرت مولوی فیض الدین صاحبؓ آف سیالکوٹ (متولّی مسجد کبوتراں والی) 12راپریل 1932ء کو وفات پاگئیں۔ اڑہائی سال کی عمر میں آپ کنویں میں گر گئے۔ بظاہر زندگی کی امید نہیں تھی مگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد آپ کے والد محترم نے دوسری شادی کرلی۔ اُن سے بھی اولاد ہوئی۔ والدین کی تربیت سے ساری اولاد کا باہمی محبت والا سلوک قائم رہا۔

پاکستان بننے کے بعد محترم منصور احمد بی ٹی صاحب کے والد حضرت چودھری علی محمد صاحبؓ کراچی میں رہائش پذیر ہوئے اور شاہنواز میں عمدہ مشاہرہ پر ملازمت کرلی۔ جب ربوہ کا قیام عمل میں آیا تو حضرت مصلح موعودؓ کا ایک پیغام آپؓ کو ملا جس میں حضورؓ نے فرمایا کہ مَیں یہاں (ربوہ میں) ہوں اور آپ وہاں (کراچی میں) ہیں۔ یہ پیغام پڑھتے ہی آپؓ اپنی فیملی کے ہمراہ ربوہ منتقل ہوگئے اور بقیہ زندگی واقف زندگی کی حیثیت سے وہیں بسر کرنے کی توفیق پائی۔

محترم منصور احمد بی ٹی صاحب 1947ء میں حفاظت مرکز قادیان کی خدمت بجالائے۔ پھر پاکستان میں 1949ء میں میٹرک کیا اور کراچی جاکر پلاننگ کمیشن میں ملازم ہوگئے۔ کراچی میں جماعتی خدمات کی بھی نمایاں توفیق پائی۔ 1954ء میں آپ سکاٹ لینڈ کے شہر گلاسگو آگئے اور برٹش ریلوے میں بطور گارڈ ملازم ہوگئے۔ یہاں سیکرٹری مال کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے اور انگریزی اور اکاؤنٹینسی میں اپنی تعلیم بھی جاری رکھی۔ 1962ء میں لندن شفٹ ہوگئے جہاں سول سروس کے تحت بورڈ آف ٹریڈ میں کام کرتے رہے۔ 1970ء میں PIA لندن میں بطور اکاؤنٹنٹ ملازمت کرلی اور 26 سال تک نہایت محنت اور دیانتداری سے خدمات سرانجام دینے کے بعد 1996ء میں ریٹائر ہوئے۔ بعدازاں آپ نے اپنی خدمات کلیتًا جماعت کے لئے وقف کردیں اور ضیافت اور جلسہ سالانہ کے شعبوں میں نمایاں کام کرنے کی توفیق پائی اور اپنی علالت کو کبھی خدمت کی راہ میں روک نہیں بننے دیا۔ مقامی جماعت ومبلڈن کے صدر بھی رہے۔ مجلس انصاراللہ برطانیہ میں بھی اشاعت اور تربیت کے منتظم کے طور پر خدمت کی۔ برطانیہ میں جماعت کی تاریخ کو مرتب کرنے کے لئے کئی سال کام کیا۔ ایشین عمررسیدہ لوگوں کے لئے قائم ایک ایسوسی ایشن کے بھی سرگرم رکن رہے۔

علماء کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت کرنے میں بہت خوشی محسوس کرتے اور ان کی عزت اور احترام حددرجہ ملحوظ رکھتے۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ نے جب مستقل طور پر پاکستان واپس چلے جانے کا فیصلہ فرمایا تو آپ کو بھی خدمت کے لئے ساتھ جانے کی سعادت ملی۔ آپ کی تعزیت کرنے والے بے ساختہ یہ اظہار کرتے تھے کہ مرحوم نے جماعتی عہدیداروں کی اطاعت اور عام لوگوں کی (بلاتخصیص) خدمت کی نہایت عمدگی سے توفیق پائی۔

محترم منصور صاحب کا اپنے والد محترم سے پیار اور محبت کا ایک خاص تعلق تھا۔ ہمیشہ ان کی خدمت میں کوشاں رہے اور اسی حوالہ سے اپنے بچوں کے نام کے ساتھ لفظ ’’بی ٹی‘‘ لگاتے رہے۔

محترم منصور صاحب کو شعروشاعری سے بھی لگاؤ تھا۔ کئی بہت اچھی نظمیں اور پختہ غزلیں کہیں۔ طبیعت میں طنزومزاح کا عنصر بھی خوب تھا۔ حاضر دماغی اور برجستہ جواب دینے میں یدِطولیٰ حاصل تھا۔

مرحوم کی ایک نظم کے چنداشعار درج ذیل ہیں:

آئینہ بن کے رہا ہوں پتھروں کے درمیاں
شمع اک جلتی رہی ہے آندھیوں کے درمیاں
راستے مخدوش تھے اور تھی مخالف بھی ہوا
زندگی کٹتی رہی ہے حادثوں کے درمیاں
ہیں اندھیرے چارسُو اور منزل بھی ہے دُور
منصور قدم بڑھائے جا حوصلوں کے درمیاں

مرحوم کو خلافت احمدیہ سے بڑی محبت تھی۔ آپ کی ہی ایک نظم کے دو اشعار یوں ہیں:

جو رہتے ہیں اس سائباں کے تلے
وہی جانتے ہیں مقام خلافت
کبھی آ کے تم سنو دنیا دارو!
زباں آسماں کی کلام خلافت

محترم احمد حسین شاہد صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 9 جولائی 2009ء میں مکرم عثمان ناصر صاحب کے قلم سے آپ کے والد محترم احمد حسین شاہد صاحب کا ذکرخیر شائع ہوا ہے۔

محترم احمد حسین شاہد صاحب کی وفات 4راگست 2007ء کو ہوئی۔ آپ جامعہ احمدیہ کے شاہد ہونے کے علاوہ عربی فاضل اور اردو فاضل بھی تھے۔ دفتر اصلاح وارشاد مرکزیہ میں انسپکٹر تھے۔ مسجد اقصیٰ کی عمومی نگرانی کا کام بھی ان کے سپرد ہوتا تھا جو آخری روز تک انجام دیتے رہے۔ ہر کام توجہ اور محنت سے کرنا ان کا شیوہ تھا۔ نمازوں کی پابندی کرتے خواہ آندھی ہو یا بارش مسجد مبارک تشریف لے جاتے۔ بہشتی مقبرہ روزانہ جانا ان کا معمول تھا۔ جس دن وفات ہوئی اُس دن صبح بہشتی مقبرہ سے آکے کہنے لگے کہ میں تو سب کو سلام کر آیا ہوں۔

آپ اگرچہ بہت شفیق تھے لیکن نماز میں کوتاہی برداشت نہیں کرتے تھے۔ نہایت صابروشاکر، متقی اور متوکّل تھے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 9رفروری 2009ء میں شامل اشاعت مکرم مبشر احمد محمود صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

سیراب ہو رہا ہوں مگر نزدِ جُو نہیں
وہ ہم کلام تو ہے مرے رُوبرو نہیں
کھلتا ہے ترکِ عشق پہ زنداں کا دَر مگر
ایسی ہمارے جی میں کوئی آرزو نہیں
فردِ قرارِ جرم میں منصف نے یہ لکھا
رُودادِ غم سنانے میں یہ خوش گلو نہیں
ہرلب پہ میرا نام ہے دشنام کی طرح
اس شہرِ کم نظر میں مری آبرو نہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

25th November 2011 – 1st December 2011

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 25th November 2011

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Insight: recent news in the field of science.
00:45	Historic Facts
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 21st December 1994.
02:25	Tarjamatul Qur'an class: rec. 24th August 1995.
03:40	Journey of Khilafat
04:00	Seerat Sahaba Rasool (saw)
05:05	Lajna Imaillah UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 17th September 2011.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Historic Facts
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:00	Siraiki Service
08:50	Rah-e-Huda
10:25	Indonesian Service
12:00	Live Friday Sermon: delivered by Huzoor.
13:35	Zinda Log
14:00	Bengali Service
15:25	Real Talk
16:30	Friday Sermon [R]
18:00	MTA World News
18:30	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 18th September 2011.
19:30	Yassarnal Qur'an
20:00	Fiq'ahi Masa'il
20:45	Friday Sermon [R]
22:00	Insight: recent news in the field of science.
22:20	Rah-e-Huda

Saturday 26th November 2011

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat
00:25	International Jama'at News
00:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 27th December 1994.
02:00	Fiq'ahi Masa'il
02:35	Friday Sermon: rec. on 25th November 2011.
03:45	Seerat Sahaba Rasool (saw)
04:25	Rah-e-Huda
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:30	International Jama'at News
07:00	Al-Tarteel
07:30	Huzoor's Address to TI college Student: delivered on 24th September 2011.
08:35	Question and Answer Session: recorded on 18th May 1984.
09:35	Friday Sermon [R]
10:50	Indonesian Service
12:00	Tilawat
12:05	Story Time: Islamic stories for children.
12:20	Al-Tarteel [R]
12:55	Live Intikhab-e-Sukhan
13:55	Bengali Service
15:00	Children's class with Huzoor.
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:15	Children's class [R]
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:15	Intikhab-e-Sukhan [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Sunday 27th November 2011

00:00	MTA World News
00:15	Friday Sermon: rec. on 25th November 2011.
01:30	Tilawat
01:40	Dars-e-Malfoozat
02:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 4th April 1995.
03:20	Friday Sermon [R]
04:35	Yassarnal Qur'an
05:00	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:50	Beacon of Truth
08:00	Faith Matters
09:00	Huzoor's Address to Albanian Ahmadis: an address delivered by Huzoor on 9th October 2011.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 24th July 2009.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25	Zinda Log
13:00	Bengali Service
14:00	Friday Sermon [R]
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:25	Faith Matters [R]
17:30	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth [R]
19:35	Real Talk
20:40	Attractions of Canada
21:10	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema [R]
22:15	Friday Sermon [R]
23:30	Ashab-e-Ahmad

Monday 28th November 2011

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars-e-Hadith
00:45	Yassarnal Qur'an
01:10	International Jama'at News
01:45	Liqa Ma'al Arab: rec. on 5th April 1994.
02:55	Attractions of Canada
03:25	Friday Sermon: rec. on 25th November 2011.
04:35	Ashab-e-Ahmad
04:55	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:00	MTA Variety
08:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 7th March 1999.
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon, delivered on 26th August 2011.
12:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:45	Zinda Log
14:15	Friday Sermon: rec. on 10th February 2006.
15:10	Mosha'irah [R]
16:10	Dars-e-Hadith [R]
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:25	Liqa Ma'al Arab: rec. on 25th April 1995.
22:35	International Jama'at News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15	Mosha'irah [R]
23:05	Friday Sermon [R]

Tuesday 29th November 2011

00:00	MTA World News
00:15	MTA Variety
01:15	Tilawat
01:35	Insight: recent news in the field of science.
01:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 25th April 1995.
03:00	Friday Sermon: rec. on 3rd February 2006.
04:00	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 7th March 1999.
05:05	Foundation Stone Laying Ceremony: in Brussels.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Insight: recent news in the field of science.
06:40	MTA Variety
07:05	Yassarnal Qur'an
07:35	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:40	Question and Answer Session
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 3rd December 2010.
12:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:45	Zinda Log
13:20	Insight: recent news in the field of science.
13:30	Bengali Service
14:35	Majlis Ansarullah UK Ijtema: opening address delivered by Huzoor on 3rd October 2010.
15:05	Yassarnal Qur'an
15:35	Historic Facts
16:25	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 25th November 2011.
20:35	Insight: recent news in the field of science.
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15	Majlis Ansarullah UK Ijtema [R]
23:05	Real Talk

Wednesday 30th November 2011

00:10	MTA World News
00:25	Tilawat
00:40	Dars-e-Malfoozat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 26th April 1995.
02:30	Learning Arabic
03:30	MTA Variety
03:55	Question and Answer Session: recorded on 11th May 1984.
04:55	Majlis Ansarullah UK Ijtema: opening address delivered by Huzoor on 3rd October 2010.
06:00	Tilawat & Dua-e-Mustaja'ab
06:45	Yassarnal Qur'an
07:10	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
07:45	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00	Question and Answer Session: recorded on 8th December 1996. Part 2.
09:45	Indonesian Service
11:05	Swahili Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:55	Zinda Log
13:30	Friday Sermon: rec. on 24th February 2006.
14:50	Bengali Service
16:00	Dua-e-Mustaja'ab [R]
16:30	MTA Sports
16:55	Fiq'ahi Masa'il
17:30	Dua-e-Mustaja'ab [R]
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Jalsa Salana Address
19:25	MTA Sports [R]
19:45	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:10	Real Talk
21:15	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:50	Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Thursday 1st December 2011

00:15	MTA World News
00:35	Tilawat
00:50	Dars-e-Hadith
01:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 27th April 1995.
02:00	Fiq'ahi Masa'il
02:35	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
03:15	Dua-e-Mustaja'ab
03:55	Friday Sermon: rec. on 24th February 2006.
05:05	Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00	Tilawat
06:20	Beacon of Truth
07:15	Yassarnal Qur'an
07:40	Journey of Khilafat
08:05	Faith Matters
09:15	Seerat-un-Nabi (saw)
10:00	Indonesian Service
11:00	Pushto Service
12:00	Tilawat
12:20	Zinda Log
13:00	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 25h November 2011.
14:05	Tarjamatul Qur'an class: rec. 24th August 1995.
15:25	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
16:15	Journey of Khilafat [R]
16:40	Yassarnal Qur'an [R]
17:00	Faith Matters
18:05	MTA World News
18:20	Huzoor's Jalsa Salana Address
19:25	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
20:10	Faith Matters
21:15	Beacon of Truth [R]
22:10	Tarjamatul Qur'an class [R]
23:35	Journey of Khilafat [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 18 | Friday 18 November , 2011 | Issue No. 46

اب خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس مسیح و مہدی کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام کو مان لو تا کہ دنیا اور عاقبت سنوار سکو تا کہ فلاح پانے والے بن سکو تا کہ کامیابیاں تمہارے ساتھ ہوں۔ کیونکہ اس غلام صادق کے ساتھ ہی اب تمام برکات وابستہ ہیں اور اس کے ساتھ ہی خلافت کے تا قیامت چلنے کی پیشگوئی بھی جڑی ہوئی ہے اور اس کے ساتھ ہی پوری ہوگی۔

اس زمانے کے امام کو ماننے اور اس کے بعد خلافت کے نظام کے اندر آنے میں اب ہر مسلمان کی بقا ہے، دنیا کی بقا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نظام خلافت کے وعدے کے ساتھ عبادتوں، نمازوں اور مالی قربانیوں کو رکھ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اس نظام کی حفاظت نمازوں کے قیام اور مالی قربانیوں سے ہوگی۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ نے یہی بتایا ہے کہ جماعت کے خلاف جو بھی فرعون اٹھا اللہ تعالیٰ نے اسے اس انعام کی برکت کی وجہ سے جو خلافت کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے تباہ و برباد کر دیا۔

پس ہماری تاریخ تو الٰہی تائیدات اور خوف کی حالت سے امن کی حالت میں آنے سے بھری پڑی ہے۔ آج بھی وہی خدا ہے وہی مسیح محمدی کی جماعت ہے وہی نظام خلافت ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے خوف سے امن میں بدلنے کے وعدے کئے ہوئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جو نظارے ہمیں ماضی میں دکھائے گئے آئندہ بھی دکھاتا چلا جائے گا۔

(جماعت احمدیہ ہالینڈ کے جلسہ سالانہ 2008ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب فرمودہ 12 اکتوبر 2008ء مقام نن سپیٹ۔ ہالینڈ)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

آج ہم اس وقت یہاں جماعت احمدیہ ہالینڈ کے جلسہ سالانہ کے آخری دن کی اختتامی تقریب کے لئے جمع ہیں۔ اس جلسے پر آنے کا میرا پہلے پروگرام نہیں تھا۔ پہلے مَیں معذرت بھی کر چکا تھا۔ لیکن لگتا ہے کہ امیر صاحب کی دعا اور خواہش بڑی شدت کی تھی کہ فرانس کی مسجد کا افتتاح اور پھر برلن کی مسجد کا افتتاح ایسی تاریخوں میں آ گیا جب یہ جلسہ بیچ میں آ گیا اور باوجود معذرت کے مجبوراً اللہ تعالیٰ مجھے یہاں گھیر کر لے آیا۔ تو اس لحاظ سے میں کہتا ہوں امیر صاحب کی یا جو بھی ان کے کارکنان، کام کرنے والے تھے ان کی شدید خواہش لگتی ہے۔ کل مجھے امیر صاحب کی یہ بات سن کر حیرت ہوئی کہ جنوری میں ہی انہوں نے یہ تاریخ رکھ لی تھی اس امید پر کہ اس تاریخ کو میں ضرور آؤں گا۔ جبکہ مجھے بالکل نہیں پتہ تھا کہ میں آؤں گا۔ بہرحال یہ میرے لئے خوشی کا موقع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک اور جلسے میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ کیونکہ جوبلی کے حوالے سے ہر ملک میں، اپنے اپنے جو بھی ان کے وسائل ہیں، ان کی تعداد ہے اس کے لحاظ سے وہ بھرپور کوشش کر رہے ہیں کہ جلسے بہترین طرز پر منائے جائیں۔ لیکن اس دفعہ ہالینڈ کی جماعت کو باوجود کوشش کے ان کا ہال جو کرائے پر لیا کرتے تھے وہ نہیں مل سکا۔ اس لئے لوگوں کو جگہ کی تنگی کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ بہرحال اس کے باوجود اللہ کے فضل سے وہی کوشش جو وہ اپنے وسائل کے لحاظ سے کر سکتے تھے انہوں نے کی ہے۔ ابھی جو آپ نے قرآن کریم کی تلاوت سنی ہے آج میں اسی حوالے سے چند باتیں کروں گا۔ ان آیات کے مضمون کے لحاظ سے ہی میں نے آج کا موضوع چنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال خلافت جوبلی کی وجہ سے تمام دنیا کے احمدیوں میں خلافت کے بارے میں علم بھی بڑھا ہے اور اس سے تعلق پیدا کرنے اور بڑھانے کا شعور بھی پیدا ہوا ہے۔ لیکن پھر بھی بہت سے نوجوان، بچے اور نئے آنے والے احمدی اور بعض پرانے احمدی بھی ایسے ہیں جن کو اس حوالے سے بعض امور کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے تاکہ یہ تعلق اتنا پختہ اور مضبوط ہو جائے کہ شیطان کا کوئی اندرونی اور بیرونی حملہ اور حربہ اس میں کسی قسم کی کمزوری اور رخنہ پیدا نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سورۃ میں بہت سے احکامات دیئے ہیں۔ سورۃ النور کی کچھ آیات ابھی تلاوت کی گئی تھیں لیکن اس وقت میں چند ایک کا ذکر کروں گا۔ ان آیات کا جو تلاوت کی گئی ہیں اور اس کے علاوہ بھی ایک دو پہلی آیات اور ایک بعد کی آیت ان کا محور اطاعت ہے۔ یا وہ بنیادی چیز جس پر بار بار اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ہمیں توجہ دلائی ہے اور تاکید کی ہے وہ اطاعت ہے۔ کیونکہ باقی نیکیوں کی توفیق بھی اس وجہ سے ملے گی یا ملتی ہے کہ جب انسان میں کامل اطاعت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون شروع ہی اس طرح کیا ہے۔ یہ رکوع اس طرح شروع ہوتا ہے کہ مومن کی یہ نشانی ہے کہ جب بھی اسے اللہ اور رسول کسی فیصلے کے لئے بلائیں یا اللہ اور رسول کی طرف فیصلے کے لئے بلایا جائے یا ان احکامات کے بارے میں جو اللہ اور رسول کے ہیں کسی بھی قسم کی توجہ دلائی جائے تو جواب میں جو حقیقی مومن ہیں وہ صرف اتنا کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور ہم اطاعت کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم کامل فرمانبرداری کے ساتھ ان باتوں پر عمل کریں گے۔ صرف منہ سے سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہہ دینا کافی نہیں ہوتا۔ اس سے مقصد پورا نہیں ہو جائے گا۔ جب اَطَعْنَا کہا ہے تو ان تمام باتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی ہیں۔ تبھی اس انعام کے بھی حقدار بنیں گے جس کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

یہ جو آیات تلاوت ہوئی ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا اس میں ایک آیت استخلاف بھی ہے۔ آپ نے اس کا ترجمہ بھی سنا ہے۔ اس آیت سے پہلے بھی اور بعد میں بھی جیسے مَیں پہلے بتا چکا ہوں کہ بار بار مختلف حوالوں سے اطاعت کے مضمون کو دہرایا گیا ہے۔ پس پہلے تو اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ کامل اطاعت رکھنے والے ہوتے ہیں اور پھر فرمایا کہ یہ کامل اطاعت اور اللہ اور رسول کے حکموں پر عمل اس وقت حقیقی کہلائے گا جب اس حوالے سے آواز دینے والے کی آواز بھی سنو۔ فرمایا کہ اِذَا دُعُوْا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِه جب اللہ اور رسولؐ کی طرف بلایا جائے۔ اللہ اور رسول کی طرف یہ بلانا وہ احکامات ہیں جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیئے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج بے شک بنیادی ارکان اسلام ہیں لیکن قرآن کریم کے تمام احکامات پر عمل کرنا جو ہے یہی ایک مومن کو کامیاب بناتا ہے۔ اس زمانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حکم تھا اور بڑی سختی سے حکم تھا کہ جب مسیح موعود اور مہدی موعود کا ظہور ہو گا تو اسے ماننا اور نہ صرف ماننا بلکہ اگر مشکل حالات کی وجہ سے، راستے کی روکوں کی وجہ سے یہاں تک کہ موسم کی سختیوں کی وجہ سے رستے میں اگر برف کی سلیں ہوں، برف پڑی ہو تو ان پر بھی گھٹنوں کے بل چل کر جانا اور جا کے میرا اسلام کہنا۔ اس حکم کے مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نہیں تھے، نہ اس قریب کے زمانے کے لوگ تھے۔ بلکہ امت کے وہ لوگ تھے جن کے زمانے میں مسیح موعود کا ظہور ہونا تھا اور پھر بے شمار نشانیاں بھی بتائی گئیں کہ پرانی سواریاں بے کار ہو جائیں گی۔ نئی نئی سواریاں آ جائیں گی۔ سمندر ملائے جائیں گے۔ نئی نئی ایجادات ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ ایک نشان جو پہلے کبھی کسی نے نہیں دیکھا یا کسی کی تائید میں نہیں لگا وہ آسمانی نشان ہے کہ رمضان کے مہینے میں خاص دنوں

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں